December 2009

News & Views

Khabr-o-Nazar

دسمبر ۲۰۰۹ء

خبرونظر

Table of Contents

فہرست مضامین

3 The Editor's Note
گوشہ مدیر

4 Khabr Chat
قارئین کی آراء

5 Winning Article
انعام یافتہ مضمون

6 Americans Celebrate Christmas With Many Traditions
امریکہ میں کرسمس منانے کی رنگارنگ روایات

10 An Overview of U.S. Holidays
امریکی تعطیلات کا عمومی جائزہ

14 U.S Consulate in Karachi Begins Non-Immigrant Business Visa Interview
کراچی میں امریکی قونصل خانہ سے نان امیگرینٹ بزنس ویزہ کے انٹرویو کا آغاز

15 U.S.-Trained Midwives Reducing Maternal and Infant Mortality
زچہ بچہ کی شرح اموات میں کمی کیلئے امریکہ کی طرف سے پاکستانی دائیوں کی تربیت

16 Lawyers Sharpen Prosecution Skills
استغاثہ کے وکلاء کی مہارتیں بہتر بنانے کیلئے تربیت

17 Memorial Service at US Embassy in Remembrance of Staffers Killed in 1979
1979ء میں امریکی سفارتخانہ میں جاں بحق ہونیوالے کارکنوں کی یاد میں تقریب

19 U.S. Donates Emergency Medical Supplies to NWFP Hospitals
امریکہ کی جانب سے صوبہ سرحد کے اسپتالوں کے لئے ہنگامی طبی ساز وسامان کا عطیہ

20 Keith Ellison's Interview to Dawn TV
کیتھ ایلیسن کا ڈان ٹی وی کو انٹرویو

22 Picture Gallery
پکچر گیلری

Monthly Columns

ماہانہ کالمز

24 Alumni Connect — دیرینہ تعلق

26 Sieze The Opportunity — موقع سے فائدہ اٹھائیں

28 Visit the 50 States — امریکہ کی پچاس ریاستوں کی سیر

34 One Success at a Time — کامیابی کی داستان

36 Book of the Month — منتخب کتاب

37 Ask the Consul — قونصل سے پوچھئے

39 Videography — وڈیوگرافی

News & Views

Khabr-o-Nazar

خبر و نظر

Issue No:11 — شمارہ نمبر: ۱۱

Editor-in-Chief — ایڈیٹر ان چیف
Richard W. Snelsire — رچرڈ ڈبلیو سنیلسائر
Press Attaché and — پریس اتاشی و
Country Information Officer — کنٹری انفارمیشن آفیسر
U.S. Embassy Islamabad — امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Managing Editor — مینیجنگ ایڈیٹر
M. Gill — ایم گل
Assistant Information Officer — اسسٹنٹ انفارمیشن آفیسر
U.S. Embassy Islamabad — امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Cultural Editor — کلچرل ایڈیٹر
Leslie Philips — لیسلائی فلپس
Assistant Cultural Affairs Officer — اسسٹنٹ کلچرل افیئرز آفیسر
U.S. Embassy Islamabad — امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

Published by — شائع کردہ
Public Affairs Section — شعبہ تعلقات عامہ
Embassy of the United States of America — سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
Ramna-5, Diplomatic Enclave — رمنا-۵، ڈپلومیٹک انکلیو،
Islamabad. Pakistan — اسلام آباد
Phone: 051-2080000 — فون: 051-2080000
Fax: 051-2278607 — فیکس: 051-2278607
Email: infoisb@state.gov .... ای میل:
Website: http//islamabad.usembassy.gov .... ویب سائٹ:

Designed by — ڈیزائن
Saeed Ahmed — سعید احمد

Printed by — پرنٹنگ
PanGraphics (pvt) Ltd., Islamabad — پین گرافکس، اسلام آباد

Front Cover — سرورق

The White House Christmas tree, an 18-foot Noble fir from Washington state, in the Blue Room, Thursday, Dec. 5, 2002. (AP Photo/Ron Edmonds/File)

وائٹ ہاؤس میں اونی چیڑھ کا درخت بطور کرسمس ٹری رکھا ہوا ہے۔

Back Cover — پس ورق

Ambassador Anne W. Patterson addressing the Memorial Service held at the U.S. Embassy in Islamabad on November 21, 2009 to remember four staffers who lost their lives during an attack by a mob at the Embassy in 1979.

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن سفارتخانہ میں 1979ء میں ہونے والے حملہ میں جاں بحق ہونے والے افراد کی یاد میں منعقد ہونے والی تقریب سے خطاب کر رہی ہیں۔

the editor's corner

گوشۂ مدیر

Dear Readers:

As 2009 comes to a close all of us at Khabr-o-Nazar would like to take this opportunity to thank you, our readers, for your continued support and input. Because of your participation Khabr-o-Nazar has grown and evolved with new features. The December issue includes a host of subjects which we hope you will enjoy. They include President Barack Obama's Asia journey, a memorial service in memory of four Embassy colleagues killed when a mob fanned by spurious media reports burned down the Embassy in November 1979. We also report on several Congressional visits from both the U. S. Senate and House of Representatives. They met with representatives of the people of Pakistan and senior officials to exchange ideas and programs to further relations between our two nations. In the same vein we also highlight a program on infant health and a prosecutor's workshop in Lahore designed to share American experience in the fields of Health and Law with Pakistan. This issue also talks about the reissuance of business visas in Karachi after a lapse of fifteen years.

In addition to holiday celebrations in the United States, our featured State this month is Virginia. It was one of the original thirteen colonies which banded together to form the United States thereby unleashing an experiment in liberty and freedom which continues to this day.

Thank you also for your letters and comments. Please continue to share your thoughts with us. Finally all of us at Khabr-o-Nazar wish all our readers a safe and wonderful holiday season and a happy New Year.

See you in 2010!

Richard W. Snelsire

Editor-in-Chief and Press Attache

U.S. Embassy Islamabad

Email: infoisb@state.gov

Website: http//Islamabad.usembassy.gov

محترم قارئین :

اب جب کہ سن 2009 اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے، ہم "خبر ونظر" کے کارکن اپنے ان تمام قارئین کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جنھوں نے مسلسل ہماری حوصلہ افزائی کی اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔ آپ کی توجہ اور حوصلہ افزائی کی بدولت "خبر ونظر" میں وسعت آئی ہے اور اس میں نت نئے پہلو اجاگر ہوئے ہیں۔ دسمبر کے شمارے میں متعدد موضوعات شامل کیئے گئے ہیں جن سے آپ یقیناً محظوظ ہوں گے۔ ان موضوعات میں صدر بارک اوباما کے سفر ایشیا کے علاوہ ایک تعزیتی تقریب کی رپورٹ بھی شامل اشاعت ہے جو نومبر 1979 میں بعض غلط اخباری اطلاعات پر مشتعل ہو کر ایک ہجوم کے ہاتھوں اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کو نذرِ آتش کرنے کے واقعہ میں جاں بحق ہونے والے عملے کے چار کارکنوں کی یاد میں منعقد کی گئی۔ اس کے علاوہ امریکی ایوان نمائندگان اور سینیٹ کے ان ارکان کے دوروں کی رپورٹ بھی شامل ہے، جنھوں نے پاکستان میں عوامی نمائندوں اور اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں اور مختلف پروگراموں اور معاملات پر تبادلہ خیال کیا تاکہ دونوں ملکوں کے تعلقات کو فروغ دیا جا سکے۔ ہم نے اس شمارے میں شیر خوار بچوں کی صحت کے بارے میں ایک پروگرام اور لاہور میں منعقد ہونے والی پروسیکوٹرز ورکشاپ کا احوال بھی بیان کیا ہے، جو پاکستان کو صحت اور قانون کے شعبے میں امریکی تجربات سے آگاہ کرنے کے مقصد سے منعقد کی گئی۔ زیرِ نظر شمارے میں پندرہ سال کے وقفے کے بعد کراچی میں بزنس ویزوں کا اجرا دوبارہ شروع ہونے کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔

تازہ شمارے میں امریکہ میں تعطیلات منائے جانے کے پروگراموں کے علاوہ ریاست ورجینیا کا تعارف بھی شامل ہے۔ ریاست ورجینیا ان تیرہ اولین نوآبادیات میں شامل ہے، جنھوں نے مل کر ریاستہائے متحدہ امریکہ کا ملک تشکیل دیا تھا اور اس طرح آزادی اور رواداری کی وہ شمع روشن کی تھی، جو آج بھی پورے آب و تاب سے فروزاں ہے۔

آپ نے ہمیں جو خطوط بھیجے اور قیمتی آرا سے نوازا، ہم اس کے لئے شکرگزار ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی اپنے خیالات اور تجاویز سے آگاہ کرتے رہیں گے۔ ہم "خبر ونظر" کے کارکن اپنے تمام قارئین کو شاندار تعطیلات اور نئے سال کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اچھا! پھر ملیں گے 2010 میں۔

رچرڈ ڈبلیو سنیلسائر

مدیر اعلیٰ و پریس اتاشی

سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ای میل: infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http//Islamabad.usembassy.gov

قارئین کی آراء

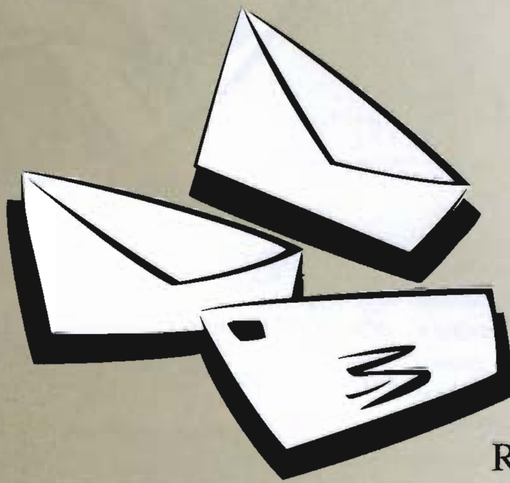

Responses from our readers

Khabr Chat

I am very grateful to you for regularly sending me a complimentary copy of Khabr-o-Nazar every month. Due to its informative contents and state-of-the-art publishing standard, the magazine is making great strides to gain further attention of readers. President Barack Obama's Eid message carried in the October issue of Khabr-o-Nazar, aimed at creating inter-faith harmony and peaceful co-existence among the world religions, was a commendable initiative.

Prof. Dr. M. A. Soofi
Lahore

Several items published in the October issue of Khabr-o-Nazar, particularly 'Looking for Answers, and President Barack Obama's Eid message, were very interesting. The ongoing work on 12 projects sponsored by the Ambassador's Fund for the Preservation of Cultural Heritage demonstrates the keen interest of the U.S. government to protect the heritage of Pakistan.
The bilingual content of the magazine also helps students hone their English language skills.

Iqbal Haider Yousufi
Karachi

I think that it would be pertinent to mention the USAID-funded programs, being run by different Non-Governmental Organizations (NGOs), in the related stories published in Khabr-o-Nazar. It would help educate ordinary Pakistanis about the efforts undertaken by the United States to improve living standard of the local people.

Dr. Ansar Hayat Baig
Khushab

میں آپ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ ہر ماہ مجھے 'خبر ونظر' رسالہ باقاعدگی سے مل جاتا ہے۔ رسالے کا معلوماتی مواد اور اشاعت کا معیار نہایت اعلیٰ ہے، جس کی وجہ سے یہ قارئین میں مقبول ہو رہا ہے۔ اکتوبر کے خبر ونظر کے شمارے میں صدر بارک اوباما کا عید کا پیغام، جس کا مقصد بین المذاہب ہم آہنگی اور پُر امن بقائے باہمی کو فروغ دینا تھا، ایک قابلِ ستائش کاوش تھی۔

پروفیسر ڈاکٹر ایم۔ اے صوفی
لاہور

خبر ونظر کے اکتوبر کے شمارے کے کئی مضامین خصوصاً جواب کی تلاش اور صدر بارک اوباما کا عید کا پیغام بہت دلچسپ تھے۔ ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لئے سفیر کے فنڈ کے تحت جن 12 منصوبوں پر کام ہو رہا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی حکومت پاکستان کے ثقافتی ورثے کی حفاظت میں گہری دلچسپی لے رہی ہے۔ رسالے کا مواد چونکہ دو زبانوں میں ہوتا ہے، اس لئے طلبہ کو اپنی انگریزی بہتر بنانے میں بھی مدد ملتی ہے۔

اقبال حیدر یوسفی
کراچی

میں سمجھتا ہوں 'خبر ونظر' میں جن منصوبوں کا ذکر کیا گیا ہے اور جن پر مختلف غیر سرکاری تنظیمیں یو ایس ایڈ کی مدد سے عمل کر رہی ہیں، ان کی وضاحت کرنا بہت مناسب ہوگا۔ اس سے عام پاکستانیوں کو معلوم ہو سکے گا کہ امریکہ پاکستان کے لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر بنانے میں کس طرح مدد دے رہا ہے۔

ڈاکٹر انصر حیات بیگ
خوشاب

Winning Article

What steps should we take individually, as well as collectively, to preserve Pakistan's rich cultural heritage?

پاکستان کے شاندار ثقافتی ورثہ کو بچانے کے لئے

ہم انفرادی طور پر اور اجتماعی سطح پر کیا کیا اقدامات کر سکتے ہیں؟

By Nadia Anwar,
Lahore

تحریر: نادیہ انور، لاہور

The cultural heritage of any country mirrors its historical past. Developed through ages, it resides in its adherents as a spirit, which gives meaning to their present identity. As a conglomerate of all human expressions, aspirations and emotions, a culture belonging to any part of the world, defines the efficacy and maturity of its inheritors' mental and social development.

Though an inheritor of a rich cultural heritage, Pakistan has always fallen prey to political instability and socio-economic injustice in the course of its development. Consequently, all of its basic institutions including education, art and culture have crumbled with time. We cannot leave the situation as it is. Our respect for the past heritage will protect our future and our children are the protectors of our tomorrows.

We have to introduce our children to places which speak volumes of the majesty, courage and honor of our ancestors. We need to acquaint them to the invaluable specimens of art and culture which are infused with the spirit of unmatched acumen and intelligence. We are required to expose them to those pieces of creative endeavor and aesthetic beauty in which lies the key to spiritual enlightenment. Only then will they be able to comprehend the real worth of their past and preserve it through their efforts.

At the collective level, the government along with different national and multinational institutes should allocate a reasonable amount of money out of their respective budgets for the protection and promotion of the historical places, native artistry, individual talent and memorabilia of antiquity. For the dispensation of this money, highly educated, efficient and sincere personnel should be appointed who are committed to save our cultural heritage from its ill-fated present.

کسی بھی ملک کا ثقافتی ورثہ اس کے ماضی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔صدیوں سے پنپتا، یہ اپنوں سے جڑے لوگوں میں ایک روح کی حیثیت رکھتا ہے جو ان کے حال کے تشخص کو معنی دیتی ہے۔دنیا کے کسی بھی حصہ کی ثقافت انسان کے تمام احساسات، خواہشات اور اظہار کا مجموعہ ہونے کی بنا پر اس کے ورثاء کی ذہنی اور معاشرتی پختگی اور اثر پذیری کی ترجمان ہوتی ہے۔

ایک قابل قدر ورثہ کا مالک ہونے کے باوجود، پاکستان اپنی ترقی کے دوران ہمیشہ سے سیاسی بدحالی اور معاشرتی اور معاشی ناانصافی کا شکار رہا ہے۔نتیجہ کے طور پر اس کے تمام بنیادی ادارے جن میں تعلیم اور فن وثقافت بھی شامل ہیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں۔مگر ہم حالات کو اس نہج پر نہیں چھوڑ سکتے۔اپنے ثقافتی ورثہ کی عزت کرنے ہی سے ہم اپنے مستقبل کی حفاظت کر سکتے ہیں۔اور ہمارے بچے ہی ہمارے کل کے نگہبان ہیں۔

ہمیں اپنے بچوں کو ایسی جگہوں سے آشنا کروانا ہے جو ہمارے اباؤاجداد کی جاہ وحشمت، بہادری اور غیرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ہمیں انہیں فن وثقافت کے ایسے بیش بہا نمونوں سے متعارف کروانا ہے جو حکمت ودانائی سے مالا مال ہیں۔ہمیں انہیں ایسی تخلیقی کاوشوں اور خوبصورتی کے فن پاروں سے روشناس کروانا ہے جن میں روحانی آسودگی کی کنجی موجود ہے۔صرف اسی طرح سے انہیں ماضی کی اہمیت کا صحیح اندازہ ہوگا اور وہ اس کے تحفظ کی خاطر تگ ودو بھی کریں گے۔اجتماعی طور پر گورنمنٹ اور تمام ملکی وبین الملکی اداروں کو تاریخی مقامات، علاقائی فن، انفرادی ہنر اور ماضی کی یادگاروں کی حفاظت اور ترقی کے لئے اپنے اپنے بجٹ میں سے ایک خاطر خواہ رقم مختص کرنی چاہیے۔اس پیسے کے صحیح استعمال کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ، مخلص اور فرض شناس کارگزار لوگوں کا تقرر کرنا چاہیئے۔جو ہمارے ثقافتی ورثہ کو حالیہ بدقسمتی سے بچانے کا عزم رکھتے ہیں۔

Honorable Mentions

- Amir Sohail, Lahore
- Rehmat Aziz Khan, Chitral
- Muhammad Pervaiz Akhtar, Vehari

- عامر سہیل، لاہور
- رحمت عزیز خان، چترال
- محمد پرویز اختر، وہاڑی

Americans Celebrate Christmas With Many Traditions

Holiday observances blend the traditional with the new

Christmas, celebrated by most Christians on December 25, commemorates the birth of Jesus of Nazareth. Americans, like many of the world's peoples, have developed their own Christmas traditions and observances, and these have changed greatly over time.

Today, most Americans blend religious and secular customs with their own family traditions, often incorporating food, decorations and rituals from places they or their ancestors once called home. Roast turkey and ham are popular for Christmas dinner throughout the country, but depending on the region, so are tamales, roast goose with red cabbage, crawfish jambalaya, and sea-food salad.

In the Southwest, luminarias — lanterns made from brown paper bags weighted down with sand and illuminated by a lit candle — are displayed on Christmas Eve. Many Mexican Americans celebrate Las Posadas, a procession that re-enacts Saint Mary and Saint Joseph's search for a place to stay in Bethlehem before the birth of Jesus. Swedish Americans hold St. Lucia festivals, and in Puerto Rico there are parrandas, where friends go from one house to the next singing traditional songs. Even though Christmas is for many Americans a religious occasion, the federal courts have upheld its status as a legal holiday. To some extent, non-Christian holidays celebrated at roughly the same time of year as Christmas — most prominently the African-American Kwanzaa and the Jewish Hanukkah — also blend into a broader "holiday season."

Development of The American Christmas

The early New England Puritans frowned on boisterous Christmas celebrations. In 1659, the Massachusetts colonists briefly criminalized observance of the day, and Christmas remained a regular workday in much of New England and Pennsylvania. Other parts of British North America, however, celebrated with gusto, with costumed revelers going door to door and receiving small gifts of food and drink.

AP Photo

وائیٹ ہاؤس میں اونی چیڑھ کا درخت بطور کرسمس ٹری رکھا ہوا ہے۔

امریکہ میں کرسمس منانے کی رنگارنگ روایات

کرسمس کا تہوار، جو زیادہ تر عیسائی 25 دسمبر کو مناتے ہیں، یسوع مسیح کی ولادت کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ دنیا کے دوسرے لوگوں کی طرح امریکیوں نے بھی اپنی منفرد کرسمس تقریبات اور روایات کو فروغ دیا ہے، جن میں وقت کے ساتھ ساتھ بہت سی تبدیلیاں آ چکی ہیں۔

آج زیادہ تر امریکی مذہبی اور سیکولر روایات کو اپنی خاندانی روایات میں ملا لیتے ہیں، جس میں اپنے آباؤاجداد کے علاقوں کی خوراک، آرائش و زیبائش اور رسم و رواج شامل ہوتے ہیں۔ روسٹ ٹرکی اور ہیم ملک بھر میں کرسمس ڈنر کا ایک اہم حصہ ہے، لیکن مختلف علاقوں کی انفرادیت کے مطابق کہیں تامیل اور کہیں روسٹ قاز، سرخ گوبھی، جھینگا مچھلی اور چاولوں کا پلاؤ اور سمندری خوراک کا سلاد بھی کرسمس ڈنر میں شامل ہوتا ہے۔

جنوب مغربی علاقے میں مشعلیں۔ براؤن کاغذ کے تھیلوں سے تیار کردہ لالٹینیں، جن میں ریت بھری ہوتی ہے اور جنھیں موم بتیوں سے روشن کیا جاتا ہے۔ کرسمس کی شام کو روشن کی جاتی ہیں۔ بہت سے میکیسکن امریکی las posada کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ ایک جلوس ہوتا ہے، جس میں سینٹ میری اور سینٹ جوزف کو حضرت مسیح کی پیدائش سے پہلے بیت اللحم میں قیام کی جگہ تلاش کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ سویڈش امریکی سینٹ لوشیا کا جشن مناتے ہیں، جبکہ پیورٹو ریکو میں parranda کی تقریب ہوتی ہے جس میں دوست احباب روایتی گیت گاتے ہوئے ایک گھر سے دوسرے گھر جاتے ہیں۔ اگرچہ بہت سے امریکیوں کے نزدیک کرسمس ایک مذہبی تہوار ہے، لیکن وفاقی عدالتوں نے اسے باقاعدہ قانونی تعطیل کا درجہ دے رکھا ہے۔ کسی حد تک غیر مسیحی تعطیلات بھی، جو تقریباً کرسمس کے دنوں میں آتی ہیں، خصوصاً افریقی امریکیوں کا تہوار کوانزا اور یہودیوں کا تہوار ہنوکہ، وسیع تر معنوں میں ''تعطیلات کا سیزن'' شمار ہوتی ہیں۔

امریکی کرسمس کا ارتقاء

نیوانگلینڈ کے اولین پیوریٹن کرسمس کے تہوار کے شور و غوغا کو پسند نہیں کرتے تھے۔ 1659 میں میساچوسیٹس کے آبادکاروں نے کچھ مدت تک کرسمس منانے کو جرم قرار دیئے رکھا اور نیوانگلینڈ اور

The modern, commercialized Christmas began to emerge in the 19th century with the new custom of purchasing gifts for young children. Seasonal "Christmas shopping" began to assume economic importance.

Other Christmas traditions similarly began during the 19th century. Santa Claus — derived from the Dutch Sinter Klaas and the German Saint Nicholas — assumed the persona of a jolly dispenser of gifts and pilot of a reindeer-drawn sleigh through such works as the 1823 poem "A Visit from Saint Nicholas."

Germany is credited with starting the tradition of Christmas trees in the 16th century. According to legend, the Protestant reformer Martin Luther first added lighted candles to a tree to remind his children of the wonders of God's creation. Christmas trees became popular in Britain and the United States in the 19th century. Today, many Americans purchase a fresh evergreen tree or a reusable aluminum and plastic model and decorate it with lights and ornaments. In some families, Christmas gifts appear under the tree on the morning of December 25, deposited there by family members — or, as small children believe, delivered by Santa Claus after he lands his reindeer and sleigh on the roof and comes down the chimney.

Mass-produced Christmas cards began to appear in the last quarter of the 19th century. Today these might depict religious scenes or convey secular messages. On the Internet, electronically transmitted "e-cards" are increasingly popular; nonetheless, Americans will mail some 20 billion Christmas cards, letters and packages over the holidays.

With Christmas shopping vitally important to some retailers, Christmas has expanded into a "season" of its own. The day after Thanksgiving (the fourth Thursday in November) is now known as "Black Friday." An important shopping day, it pushes some businesses into profitability, and can account for a substantial proportion of annual profits.

But this extended Christmas season is about far more than shopping. For many Americans, it is a period of general goodwill and an occasion for charitable and volunteer work.

As for seasonal entertainment, there are countless productions of Tchaikovsky's Nutcracker ballet, school holiday pageants, and groups of singers everywhere. On television, adults watch old favorite movies like A Miracle on 34th Street (1945) and Its a Wonderful Life (1946), while children (and nostalgic parents) enjoy classic animated programs such as A Charlie Brown Christmas (1965). Many radio stations adjust their formats to feature Christmas music. The holiday movie season is often called the "Oscar season" because so many hopeful contenders for the Academy Awards (or "Oscars") are released in December.

Still, the holiday's original religious meaning remains for many its most important element. Some congregations create manger scenes — dioramas of the stable where Jesus is believed to have been born, with figurines representing the infant Jesus and those present at his birth. Many churches hold Christmas Eve candlelight or midnight services. Some include a Mass of the Nativity or a dramatization of the birth of Jesus.
As with so many aspects of U.S. cultural life, Christmas in the United States reflects the values of a free and diverse people.

AP Photo

نیویارک کی ففتھ ایونیو پر واقع ڈزنی اسٹور خریداروں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔

پنسلوینیا کے بیشتر حصوں میں کرسمس کی تعطیل نہیں ہوتی تھی۔تاہم برٹش نارتھ امریکہ کے دوسرے حصوں میں یہ تہوار ذوق وشوق سے منایا جاتا تھا اور جشن منانے والے گھر گھر جا کر خوراک اور شراب کی شکل میں چھوٹے چھوٹے تحفے وصول کرتے تھے۔

جدید اور تجارتی پیمانے پر کرسمس کا تہوار 19 ویں صدی میں ظہور پذیر ہونا شروع ہوا، جس میں بچوں کے لئے تحفے خریدنے کی نئی رسم بھی شامل ہوگئی اور ''کرسمس کی خریداری'' کا سیزن تجارتی اہمیت اختیار کر گیا۔

کئی دوسری کرسمس روایات 19 ویں صدی میں شروع ہوئیں۔سانتا کلاز، جو ڈچ سنٹر کلاز اور جرمن سینٹ نکولس سے ماخوذ ہے، ایک ایسے مزاحیہ شخص کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ جو تحفے بانٹتا ہے اور رینڈیئر ز کے ذریعے چلنے والی گاڑی کا پائلٹ ہوتا ہے۔1823 کی نظم A Visit from Saint Ncholas جیسی تخلیقات کی بدولت سنٹا کلاز کے کردار کو خاص اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔

جرمنی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے 16 ویں صدی میں کرسمس کے درخت کی روایت شروع کی۔ بتایا جاتا ہے کہ پروٹسٹنٹ اصلاح پسند مارٹن لوتھر نے جلتی ہوئی موم بتیوں کے ذریعے کرسمس کے درخت کی خوبصورتی میں اضافہ کیا۔اس طرح وہ اپنے بچوں کو خداوند کی تخلیق کے عجائبات سے روشناس کرانا چاہتا تھا۔19 ویں صدی میں برطانیہ اور امریکہ میں کرسمس کے درخت کو مقبولیت

حاصل ہوگئی۔ اب بہت سے امریکی کرسمس کے موقع پر ایک تازہ سدا بہار درخت یا دوبارہ استعمال ہونے والا ایلومینیم اور پلاسٹک کا ماڈل خریدتے ہیں اور اسے بتیوں اور زیورات سے سجاتے ہیں۔ بعض خاندانوں میں 25 دسمبر کی صبح کو درخت کے نیچے کرسمس کے تحفے رکھے جاتے ہیں، جو خاندان کے لوگ وہاں رکھ دیتے ہیں۔۔۔ یا جیسا کہ چھوٹے بچے خیال کرتے ہیں کہ یہ تحفے سنٹا کلاز ہمارے لئے رکھ گیا ہے، جو رینڈ یئر سے چلائی جانے والی گاڑی کے ذریعے ان کے مکان کی چھت پر اترا اور چمنی کے ذریعے نیچے آیا اور یہ تحفے رکھ گیا۔

بڑے پیمانے پر کرسمس کارڈز کی تیاری 19 ویں صدی کے آخری ربع میں شروع ہوئی۔ اب ان کارڈز میں مذہبی مناظر اور دوسرے سیکولر پیغامات بھی درج ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر ''ای کارڈ'' بھیجنا بھی عام ہوتا جا رہا ہے۔ اندازہ ہے کہ امریکی لوگ کرسمس کی تعطیلات میں 20 بلین کرسمس کارڈز، خطوط اور پیکیجز اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو بھیجیں گے۔

موجودہ دور کا کرسمس تہوار

کرسمس کی خریداری بعض لوگوں کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ کرسمس کی خریداری کا اپنا ایک ''سیزن'' بن چکا ہے۔ یوم تشکر (نومبر کی چوتھی جمعرات) کے بعد کے دن کو ''سیاہ جمعہ'' کہا جاتا ہے۔ یہ خریداری کا ایک اہم دن ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض کمپنیاں خوب منافع کماتی ہیں، جو ان کے سالانہ منافع کا ایک خاصا بڑا حصہ ہوتا ہے۔

لیکن یہ توسیع شدہ کرسمس سیزن محض شاپنگ تک محدود نہیں ہوتا۔ بہت سے امریکیوں کے نزدیک یہ خیر سگالی اور رضا کارانہ اور خیراتی سرگرمیوں کا موقع ہوتا ہے۔

جہاں تک کرسمس کے ایام میں تفریحی پروگراموں کا تعلق ہے، ان میں Tchaikovsky کے Nut Cracker ballet کے بیشمار پروگرام، اسکول کی تعطیلات کی تقریبات اور جگہ جگہ گیت گانے والوں کے گروپوں کے پروگرام شامل ہوتے ہیں۔ جوان لوگ ٹیلی ویژن پر A Miracle on 34th Street (1945) اور Its a Wonderful Life (1946) جیسی مشہور پُرانی فلمیں جبکہ بچے (اور پُرانے دن یاد کرنیوالے ان کے والدین) کلاسک پروگرام مثلاً A Charlie Brown Christmas (1965) دیکھتے ہیں۔ بہت سے ریڈیو اسٹیشن اپنے پروگراموں میں کرسمس کے گیت شامل کرتے ہیں۔ کرسمس تعطیلات کی فلموں کے سیزن کو اکثر ''آسکر سیزن'' کہا جاتا ہے، کیونکہ اکیڈیمی ایوارڈ (یا آسکر ایوارڈ) جیتنے کی امیدوار اکثر فلمیں دسمبر میں ریلیز ہوتی ہیں۔

بہت سے لوگ کرسمس کی تعطیلات کے اصل مذہبی مقصد کو پوری اہمیت دیتے ہیں۔ بعض تقریبات میں اُس مقام کے نمائشی مناظر بھی دکھائے جاتے ہیں جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں یسوع مسیح کی ولادت ہوئی تھی۔ ان مناظر میں چھوٹے چھوٹے مجسمے بھی شامل ہوتے ہیں جو نومولود یسوع مسیح اور ان کی ولادت کے وقت وہاں موجود لوگوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ بہت سے گرجا گھروں میں کرسمس کی شام موم بتیاں روشن کی جاتی ہیں یا آدھی رات کی عبادت ہوتی ہے۔ اس موقع پر یسوع مسیح کی پیدائش کی ڈرامائی تشکیل بھی ہوتی ہے۔

امریکی ثقافتی زندگی کے دوسرے بہت سے پہلوؤں کی طرح امریکی کرسمس کا تہوار بھی ایک آزاد اور متنوع قوم کی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔

As with so many aspects of U.S. cultural life, Christmas in the United States reflects the values of a free and diverse people.

امریکی ثقافتی زندگی کے دوسرے بہت سے پہلوؤں کی طرح امریکی کرسمس کا تہوار بھی ایک آزاد اور متنوع قوم کی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔

An Overview of U.S

AP Ph

The United States, like other nations, sets aside a number of days each year to commemorate events, people or public occasions. These holidays typically are marked by a general suspension of work and business activity, and by public and/or religious ceremonies.

Technically, the United States does not celebrate national holidays, but Congress has designated 10 "legal public holidays," during which most federal institutions are closed and most federal employees are excused from work. Although the individual states and private businesses are not required to observe these, in practice all states, and nearly all employers, observe the majority of them.

Since 1971, a number of these have been fixed on Mondays rather than on a particular calendar date so as to afford workers a long holiday weekend.

Holidays

امریکی تعطیلات کا عمومی جائزہ

• *New Year's Day (January 1)*

Americans celebrate the beginning of a new year at home, with friends, and in gatherings from the Tournament of Roses Parade in California to the giant gathering in New York's Times Square.

• *Birthday of Martin Luther King, Jr. (third Monday in January)*

On November 2, 1983, President Ronald Reagan signed legislation establishing a legal holiday honoring Martin Luther King, Jr. (born January 15), the 1964 Nobel Peace laureate and the individual most associated with the triumphs of the Civil Rights movement during the 1950s and 1960s. By 1999, all 50 states observed the holiday.

• *Washington's Birthday (third Monday in February)*

The February 22 birthday of George Washington, military leader of the American Revolution and first president of the United States, has been a legal holiday since 1885. As a number of states also celebrated the February 12 birthday of Abraham Lincoln, the 16th president, some legislators advocated combining the two events into a single holiday. The final legislation retained the Washington's Birthday holiday, but many Americans now call the holiday "Presidents' Day."

• *Memorial Day (last Monday in May)*

Beginning after the 1861–65 Civil War, many states observed a May 30 holiday (known as "Decoration Day") honoring the lives lost in that conflict, often by decorating their graves with flowers. After the First World War, these ceremonies were expanded to include the nation's war dead in every conflict. All 50 states observe the holiday in honor of those who died defending their nation.

AP Photo

دنیا کے دوسرے ملکوں کی طرح امریکہ میں بھی سال کے متعدد ایام مختلف واقعات، شخصیات اور تقریبات کے لئے مخصوص ہیں۔ ان تعطیلات میں روزمرہ کا کام روک دیا جاتا ہے اور سرکاری یا مذہبی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

فنی لحاظ سے امریکہ میں قومی تعطیلات نہیں منائی جاتیں لیکن کانگریس نے 10 ''قانونی سرکاری تعطیلات'' مقرر کر رکھی ہیں۔ ان تعطیلات میں زیادہ تر وفاقی ادارے بند ہو جاتے ہیں اور بیشتر وفاقی ملازمین کام پر نہیں جاتے۔ اگرچہ انفرادی طور پر ریاستیں اور نجی کاروباری اداروں کے لئے یہ تعطیلات منانا ضروری نہیں لیکن عملاً تمام ریاستیں اور تقریباً تمام ملازمین یہ تعطیلات مناتے ہیں۔

1971 میں بہت سی تعطیلات کے لئے اصل تاریخ کی بجائے پیر کا دن مقرر کر دیا گیا تاکہ کارکنوں کو طویل اختتام ہفتہ مل جائے۔

نئے سال کا دن (یکم جنوری)

امریکی لوگ نیا سال گھر پر اپنے دوست احباب کے ساتھ مناتے ہیں۔ اس کے علاوہ اجتماعات بھی منعقد ہوتے ہیں جن میں کیلیفورنیا میں ٹورنامنٹ آف روزز پریڈ سے لے کر نیویارک ٹائمز اسکوائر میں عظیم اجتماع تک شامل ہے۔

مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کا یومِ ولادت (جنوری کا تیسرا سوموار)

2 نومبر 1983 کو صدر رونالڈ ریگن نے ایک قانون کی منظوری دی جس کے تحت 1964 کے امن کے نوبل انعام یافتہ اور 1950 اور 1960 کے عشرے کی شہری حقوق کی تحریک کی کامیابیوں سے وابستہ شخصیت مارٹن لوتھر کنگ جونیئر (یوم پیدائش 15 جنوری) کی یاد میں تعطیل مقرر کر دی گئی۔ 1999 تک تمام 50 ریاستوں میں یہ تعطیل منائی جانے لگی۔

واشنگٹن کا یومِ ولادت (فروری کا تیسرا سوموار)

22 فروری امریکی انقلاب کے فوجی لیڈر اور امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کا یوم ولادت ہے۔ یہ دن 1885 سے منایا جا رہا ہے۔ چونکہ کئی ریاستوں میں 12 فروری کو امریکہ کے 16 ویں صدر ابراہام لنکن کا دن بھی منایا جاتا تھا اس لئے مقننہ کے بعض ممبران نے یہ دلیل دی کہ ان دونوں دنوں کو ملا کر ایک تعطیل قرار دی جائے۔ اس بارے میں تیار ہونے والے قانون میں واشنگٹن کا یوم ولادت برقرار رکھا گیا تاہم بہت سے امریکی اب اس دن کو ''یوم صدور'' کہتے ہیں۔

میموریل ڈے (مئی کا آخری سوموار)

یہ تعطیل 65-1861 کی خانہ جنگی کے بعد شروع ہوئی۔ پہلے بہت سی ریاستوں میں 30 مئی کو تعطیل ہوتی تھی (جسے ڈیکوریشن ڈے کہا جاتا تھا)۔ یہ دن خانہ جنگی میں کام آنے والوں کی یاد میں منایا جاتا تھا۔ اس موقع پر اُن کی قبروں پر پھول چڑھائے جاتے تھے۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد ان تقریبات کا دائرہ بڑھاتے ہوئے تمام جنگوں میں کام آنے والے امریکیوں کا دن منایا جانے لگا۔ اب تمام 50 ریاستوں میں یہ دن منایا جاتا ہے اور اُن لوگوں کی یاد منائی جاتی ہے جنھوں نے قوم کی خاطر

AP Photo

• *Independence Day (July 4)*

The Independence Day holiday commemorates the adoption of the Declaration of Independence by the Second Continental Congress on July 4, 1776. The holiday was already widely observed throughout the nation when Congress declared it a federal legal holiday, in 1870.

• *Labor Day (first Monday in September)*

First observed in New York City in September 1882, the Labor Day holiday commemorates the contributions of working men and women. In 1894, President Grover Cleveland signed legislation establishing the federal holiday. Labor union participation in annual parades remains common, while for many Americans the holiday demarks the unofficial end of summer and beginning of the school year.

• *Columbus Day (second Monday in October)*

This holiday commemorates Christopher Columbus's first landing in the Americas on October 12, 1492. Beginning in the late 19th century, Italian-Americans began to honor the day as a celebration of their heritage, as Columbus is widely believed to be of Italian origin. In 1937, President Franklin D. Roosevelt proclaimed the federal holiday.

• *Veterans Day (November 11)*

The Veterans Day holiday is derived from Armistice Day, commemorating the end of the First World War on November 11, 1918. Congress proclaimed a federal holiday in 1938, and in 1954 changed the holiday's name to Veterans Day in recognition of those who served during the Second World War and the Korean conflict. Today it recognizes all members of the armed forces, living and dead, who served during times of peace or war. (Memorial Day, by contrast, honors those who gave their lives.) While Veterans Day was among the holidays moved to Mondays beginning in 1971, Congress in 1978 restored the holiday to its original November 11 date. Among the annual ceremonies is one at the Tomb of the Unknowns at Arlington National Cemetery near Washington.

• *Thanksgiving Day (fourth Thursday in November)*

A variant of the harvest festivals celebrated in many parts

جانیں قربان کیں۔

یومِ آزادی (4 جولائی)

یوم آزادی اعلانِ آزادی کی منظوری کی یاد میں منایا جاتا ہے جو دوسری کانٹیننٹل کانگریس نے 4 جولائی 1776 کو منظور کیا تھا۔ 1870 میں کانگریس نے اس دن کو وفاقی تعطیل قرار دے دیا تاہم یہ دن اس سے پہلے بھی ملک بھر میں بڑے پیمانے پر منایا جاتا تھا۔

یومِ محنت (ستمبر کا پہلا سوموار)

یہ دن سب سے پہلے ستمبر 1882 میں نیویارک شہر میں منایا گیا تھا۔ یوم محنت کی تعطیل محنت کش مَردوں اور عورتوں کی خدمات کے اعتراف میں منائی جاتی ہے۔ 1894 میں صدر گروور کلیولینڈ

AP Photo

نے اس تعطیل کے بارے میں قانون کی باضابطہ منظوری دی۔ اس دن کی تقریبات کی ایک خاص بات مزدور تنظیموں کی سالانہ پریڈز ہوتی ہیں۔ کئی امریکیوں کے نزدیک اس تعطیل کا مطلب ہے موسمِ گرما کا غیر سرکاری سطح پر خاتمہ اور تعلیمی سال کا آغاز۔

یومِ کولمبس (اکتوبر کا دوسرا سوموار)

یہ دن کرسٹوفر کولمبس کی 12 اکتوبر 1492 کو امریکہ میں پہلی مرتبہ آمد کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس کا آغاز اطالوی امریکیوں نے 19 ویں صدی کے اواخر میں کیا تھا کیونکہ عام خیال یہ ہے کہ کولمبس

of the world, Thanksgiving is traced to a 1621 feast enjoyed by the English Pilgrims who founded the Plymouth Colony (located in present day Massachusetts) and members of the Wampanoag Indian tribe. In 1863, during the long and bloody civil war, President Abraham Lincoln proclaimed the last Thursday in November "a day of Thanksgiving and Praise." Congress made Thanksgiving a legal federal holiday in 1941 and moved the holiday from the last Thursday in November to the fourth Thursday, in hopes of stimulating the economy by lengthening (in some years) the Christmas shopping season. The holiday is the occasion for a large and festive meal, and for expressing thanks for that bounty.

• *Christmas Day (December 25)*

Most Christians celebrate the birth of Jesus of Nazareth on December 25. Before the 19th century, many Americans worked on Christmas, but in the industrial era the holiday also began to honor universal values such as home, children and

family life, and to incorporate secular customs like exchanging gifts and cards, and the decoration of evergreen trees. Congress proclaimed Christmas a federal holiday in 1870. In 1999, a federal court acknowledged the secular aspects of Christmas in rejecting a claim that the holiday impermissibly endorsed and furthered a particular religious belief.

To some extent, non-Christian holidays celebrated at roughly the same time of year — most prominently the African-American Kwanzaa and the Jewish Hanukkah — blend into a broader "holiday season."

اطالوی نسل کا تھا۔1937 میں صدر فرینکلن ڈی روزویلٹ نے اس دن کو وفاقی تعطیل قرار دے دیا۔

سابق فوجیوں کا دن (11 نومبر)

سابق فوجیوں کا دن یوم جنگ بندی سے ماخوذ ہے جو 11 نومبر 1918 کو پہلی عالمی جنگ کے خاتمے کی یاد میں منایا جاتا تھا۔کانگریس نے1938 میں اس دن کو وفاقی تعطیل قرار دے دیا اور 1954 میں اس تعطیل کا نام تبدیل کر کے ویٹرنز ڈے (سابق فوجیوں کا دن) رکھا گیا۔یہ تبدیلی اُن فوجیوں کی خدمات کے اعتراف میں کی گئی جنھوں نے دوسری عالمی جنگ اور کوریا کی جنگ میں حصہ لیا تھا۔یہ دن ان تمام زندہ اور انتقال کر جانے والے فوجیوں کی یاد میں منایا جاتا ہے جنھوں نے زمانہ امن یا زمانہ جنگ میں خدمات انجام دیں (اس کے برعکس میموریل ڈے ان لوگوں کی یاد میں منایا جاتا ہے جنھوں نے اپنی جانیں قربان کیں)۔ویٹرنز ڈے کی تعطیل ان تعطیلات میں شامل ہے جو 1971 میں پیر کے دنوں کو منتقل کی گئی تھیں۔تاہم 1978 میں کانگریس نے ویٹرنز ڈے کی تعطیل کی اصل تاریخ یعنی 11 نومبر بحال کر دی۔اس دن کی تقریبات میں واشنگٹن کے قریب آرلنگٹن کے قومی قبرستان میں گمنام سپاہیوں کی قبروں پر منعقد ہونے والی تقریبات شامل ہیں۔

یوم تشکر (نومبر کی چوتھی جمعرات)

یہ دن اُس دن سے ملتا جلتا ہے جو دنیا کے بہت سے حصوں میں فصلوں کی کٹائی کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔یوم تشکر کا تعلق 1621 کی اُس دعوت سے ہے جو (موجودہ میساچوسیٹس میں واقع) پلائی ماؤتھ کالونی آباد کرنے والے انگلینڈ کے پلگرم فرقے کے لوگوں اور وام پے نواگ نامی انڈین قبیلے نے منعقد کی تھی۔1863 میں طویل اور خونریز خانہ جنگی کے دوران صدر ابراہام لنکن نے نومبر کی آخری جمعرات کو ''یوم تشکر وحمد وثنا'' قرار دیا تھا۔کانگریس نے 1941 میں یوم تشکر کو وفاقی تعطیل قرار دے دیا اور اس تعطیل کی تاریخ نومبر کی آخری جمعرات سے تبدیل کر کے چوتھی جمعرات مقرر کر دی تاکہ (بعض سالوں میں) کرسمس کے خریداری کے سیزن میں اضافے سے معیشت کو فائدہ پہنچے۔اس تعطیل پر بڑے پیمانے پر ضیافتیں ہوتی ہیں اور خداوند کی نعمتوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

یوم کرسمس (25 دسمبر)

زیادہ تر عیسائی 25 دسمبر کو حضرت یسوع مسیح کی ولادت کا دن مناتے ہیں۔19 ویں صدی سے پہلے بہت سے امریکی کرسمس کے دن بھی کام پر جاتے تھے تاہم صنعتی دور میں اس تعطیل کے ذریعے عالمگیر اقدار مثلاً گھر، بچوں اور خاندانی زندگی کو اعزاز بخشا جانے لگا اور اس میں غیر مذہبی رسم و رواج مثلاً تحائف اور کرسمس کارڈز کا تبادلہ اور سدا بہار درختوں کا سجانا بھی شامل ہو گیا۔کانگریس نے 1870 میں کرسمس کو وفاقی تعطیل قرار دیدیا۔1999 میں ایک وفاقی عدالت نے کرسمس کے سیکولر پہلوؤں کا اعتراف کرتے ہوئے اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ اس تعطیل کے ذریعے ایک خاص مذہبی عقیدے کی تائید وحمایت کی جاتی ہے جس کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

کسی حد تک غیر عیسائی تعطیلات بھی جو تقریباً کرسمس کے دنوں میں منائی جاتی ہیں، خاص طور پر افریقی امریکیوں کا تہوار کوانزا اور یہودیوں کا تہوار ہنوکہ، ایک ''وسیع تر تعطیل'' کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

U.S. Consulate in Karachi
Begins Non-Immigrant Business Visa Interviews

کراچی میں امریکی قونصل خانہ سے
نان امیگرینٹ بزنس ویزہ کے انٹرویو کا آغاز

The U.S. Consulate in Karachi began to offer visa services for business travelers to the United States from November 5. Applications for interview appointments by business travelers can be made through the American Express Travel Office in Karachi.

The resumption of broader nonimmigrant visa services will take place next year when the Consulate in Karachi moves into an expanded facility. The early reopening of business visas supports the strong and growing ties between the business communities of Pakistan and the United States.

Details on the application process for business visa appointments can be found at the U.S. Consulate's website http://karachi.usconsulate.gov. The American Express Travel Office is located at U.S. Visa Services Centre, Ground Floor, Shaheen Commercial Complex, Dr. Zia Uddin Ahmed Road, Tel: (021) 263-0260.

کراچی میں امریکی قونصلیٹ جنرل نے ۵ نومبر کو بزنس کی غرض سے امریکی کا سفر کرنیوالوں کے لئے ویزہ کے اجراء کے سلسلہ میں انٹرویو کا آغاز کردیا ہے۔ ویزہ درخواست کے لیے پیشگی وقت کراچی میں امریکن ایکسپریس ٹریول آفس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بڑے پیمانے پر ویزہ سروس کا آغاز اگلے سال اس وقت کیا جائے گا جب امریکی قونصلیٹ جنرل ایک وسیع عمارت میں منتقل ہوگا۔ بزنس ویزہ کا جلد اجراء پاکستان اور امریکہ کی تاجر برادری کے مابین مضبوط اور بڑھتے ہوئے تعلقات کو مستحکم کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

بزنس ویزہ کے لئے پیشگی وقت کے لئے درخواست کے لئے طریقہ کار کی تفصیلات امریکی قونصل خانہ کی ویب سائٹ http://karachi.usconsulate.gov. سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

امریکن ایکسپریس ٹریول آفس یو۔ایس ویزہ سروس سینٹر، گراؤنڈ فلور، شاہین کمرشل کمپلیکس، ڈاکٹر ضیاءالدین احمد روڈ پر واقع ہے۔فون: (021) 263-0260

AP Photo

U.S.-Trained Midwives
Reducing Maternal, Infant Mortality

زچہ بچہ کی شرح اموات میں کمی
کے لئے امریکہ کی طرف سے پاکستانی دائیوں کی تربیت

The U.S. Consul General, Lahore, Carmela Conroy, delivered remarks at the opening ceremony of the second National Midwifery Conference in Lahore on November 12, 2009. The conference, supported by USAID, is part of a two-year, $10.9 million program that provides critical training to midwives across Pakistan.

"Midwives are an essential part of the healthcare for Pakistan's women - especially in rural areas," said Ms. Conroy. "Midwives are skilled birth attendants, who have the knowhow to assist mothers through the critical phases of childbirth. They have sufficient technical expertise to detect complications and provide immediate care."

The USAID program is helping to build the capacity of nursing and midwifery organizations such as the Midwifery Association of Pakistan (MAP) and the Pakistan Nursing Council. The Government of Pakistan is training 12,000 community midwives in an effort to reduce maternal and infant mortality by the year 2012.

During the conference, participants attended technical sessions on clinical lifesaving skills.

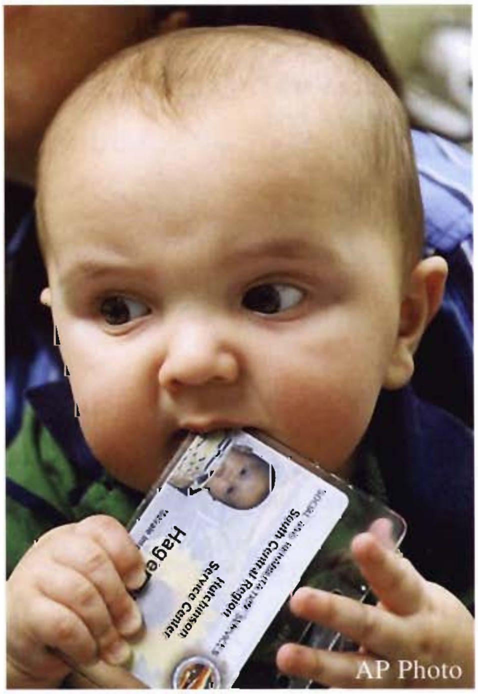

AP Photo

امریکی قونصل جنرل کارمیلا کونرائے نے 12 نومبر 2009 کو لاہور میں دوسری قومی مڈوائفری کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کیا۔ یو۔ایس ایڈ کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی یہ کانفرنس 10.9 ملین ڈالر کے سرمائے سے جاری اس دو سالہ منصوبے کا حصہ ہے جو پاکستان بھر میں دائیوں کو انتہائی اہم تربیت فراہم کرتا ہے۔

کارمیلا کونرائے نے کہا کہ دیہی علاقوں میں بالخصوص دائیاں پاکستانی عورتوں کے لئے صحت کے نظام کا ایک ضروری حصہ ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ دائیاں زچگی کی ماہر معاون ہوتی ہیں جو پیدائش کے نازک مراحل میں زچہ کو مدد فراہم کرنے کا علم رکھتی ہیں۔ وہ اس موقع پر پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کی تشخیص کرنے کے حوالے سے تکنیکی مہارت اور اس سلسلے میں فوری مدد فراہم کرنے میں ماہر ہوتی ہیں۔

یو۔ایس ایڈ کا یہ پروگرام نرسوں اور دائیوں کی تنظیموں مثلاً مڈوائفری ایسوسی ایشن آف پاکستان (ایم اے پی) اور پاکستان نرسنگ کونسل کی استعداد کار بڑھانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔حکومتِ پاکستان 2012 تک زچہ بچہ کی شرح اموات میں کمی لانے کے لئے 12,000 دائیوں کو تربیت فراہم کر رہی ہے۔

لاہور میں جاری اس کانفرنس کے دوران شرکاء ہسپتال میں زندگی بچانے کے حوالے سے مختلف موضوعات پر مبنی تکنیکی اجلاسوں میں شرکت کی۔

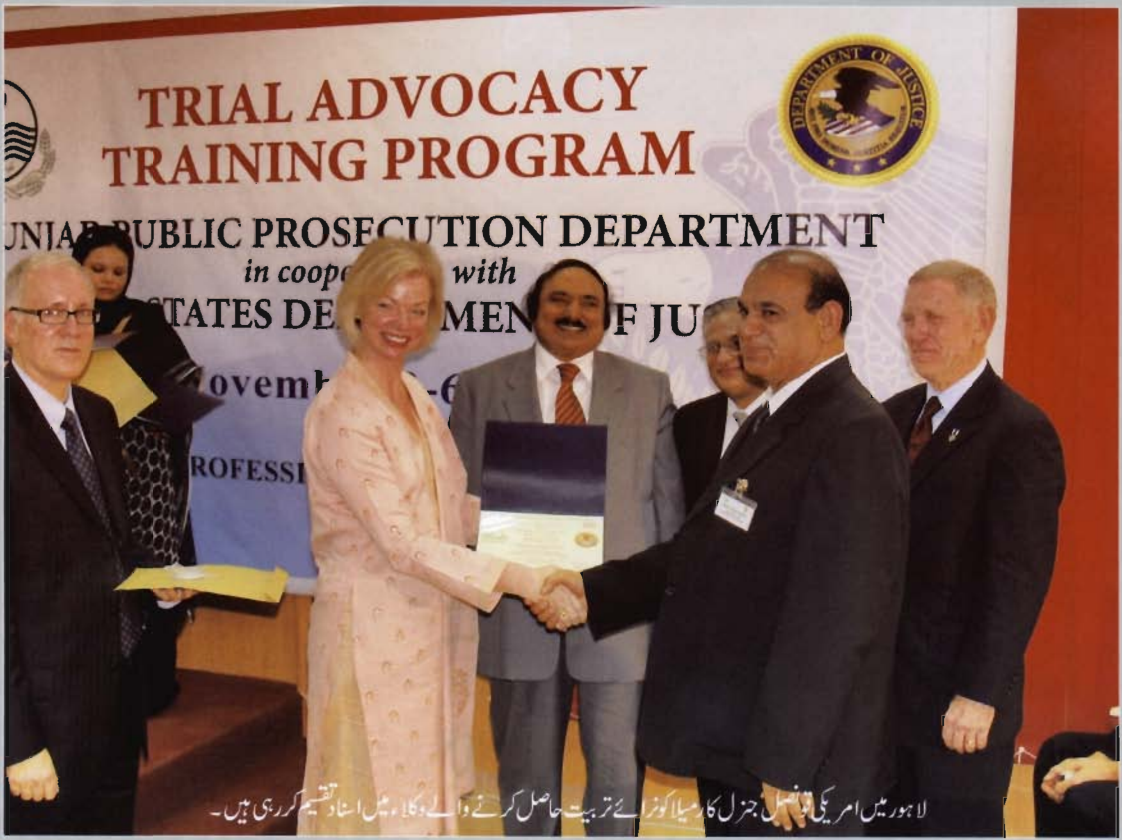

لاہور میں امریکی قونصل جنرل کارمیلا کونرائے تربیت حاصل کرنے والے وکلاء میں اسناد تقسیم کررہی ہیں۔

Lawyers Sharpen Prosecution Skills

استغاثہ کے وکلاء کی مہارتیں بہتر بنانے لئے تربیت

Thirty-five prosecutors from the Punjab participated in a week-long workshop on trial advocacy skills in November this year sponsored by the Punjab Prosecution Department and the U.S. Department of Justice.

The participants in the course worked together to sharpen their skills related to preparing and organizing cases, interacting with the police, examining witnesses, handling evidence, presenting forensic evidence, and delivering opening statements and closing arguments.

Speaking at the closing ceremony in Lahore on November 6, U.S. Consul General Carmela Conroy praised the group, noting that the Punjab Public Prosecution Department "has shown leadership for the country in its efforts to professionalize the nation's prosecutor corps."

The U.S. team participating in the workshop included U.S. Federal District Court judge David Carter of California and a group of U.S. federal prosecutors well-versed in trial advocacy.

صوبہء پنجاب سے تعلق رکھنے والے ۳۵ وکیلوں نے نومبر کے مہینے میں ایک ہفتے کی ورکشاپ میں شرکت کی جس میں انہیں مقدمہ کی کارروائی کی مہارت کو بہتر بنانے کی تربیت دی گئی۔اس ورکشاپ کا اہتمام پنجاب پبلک پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ اورامریکی محکمہء انصاف نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔

کورس کے شرکاء نے کیس تیار اور منظّم کرنے، پولیس کے ساتھ ارتباط، گواہوں کی جرح، گواہیوں کی جانچ پڑتال کرنے، فرنزک شہادتیں پیش کرنے، ابتدائی بیانات دینے اور اختتامی دلائل پیش کرنے سے متعلق اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لئے مل جل کر کام کیا۔

اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امریکی قونصل جنرل کارمیلا کونرائے نے شرکاء کی صلاحیتوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ پنجاب پبلک پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ نے وکلاء کی پیشہ ورانہ مہارت سے لیس جمعیت تیار کرنے میں پورے ملک کے لئے قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔

ورکشاپ میں شرکت کرنے والی امریکی ٹیم میں یو۔ایس فیڈرل ڈسٹرکٹ کورٹ کے کیلیفورنیا سے تعلق رکھنے والے جج ڈیوڈ کارٹر اور امریکہ کے وفاقی وکلاء کا ایک گروپ شامل تھا، جو عدالتی کارروائی میں مہارت رکھتے تھے۔

Memorial Service at US Embassy in Remembrance of Staffers Killed in 1979

1979ء میں امریکی سفارتخانہ میں جاں بحق ہونیوالے کارکنوں کی یاد میں تقریب

A memorial service was held at the American Embassy in Islamabad on November 21, 2009 in memory of four colleagues including two Pakistanis who were killed during an attack in which the Embassy was set on fire by a mob incited by false media reports in November 1979. Later they also destroyed the American Center in Rawalpindi.

Ambassador Anne W. Patterson led the solemn service at the Embassy lawns which was also attended by Deputy Chief of Mission Jerald Feierstein, Lt. General Joseph F. Dunford, members of the staff and U.S. Marine Guards. Beautiful floral wreaths were laid to commemorate the occasion and pay tribute to Marine Corporal Steven Crowley, Army Warrant Officer Bryant Ellis, and Pakistani staffers Mr. Sarafat Ahmed and Mr. Nazeer Hussain.

امریکی سفارتخانے میں 21 نومبر 2009 کو ایک تعزیتی تقریب ہوئی، جس میں دو پاکستانیوں سمیت اُن چار کارکنوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا، جو نومبر 1979 میں سفارتخانے پر ہونے والے حملے میں مارے گئے تھے۔ میڈیا کی غلط اطلاعات کی بنیاد پر لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم سفارتخانے پر حملہ آور ہوا تھا اور سفارتخانے کو آگ لگا دی تھی۔ راولپنڈی میں بھی اسی طرح کے حملے میں امریکن سنٹر کو تباہ کر دیا گیا تھا۔

تعزیتی تقریب کی قیادت امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے کی۔ تقریب میں ڈپٹی چیف آف مشن جیرالڈ فیئرسٹین، لیفٹننٹ جنرل جوزف ایف ڈنفرڈ، عملے کے ارکان اور یو ایس میرین گارڈز نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر جاں بحق ہونے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے ان کی یادگار پر پھول چڑھائے گئے۔ ان میں میرین کارپورل اسٹیون کراؤلی، آرمی وارنٹ آفیسر برائنٹ ایلس اور دو پاکستانی

> "Our hearts go out to their friends and families who mourn them still."
>
> ''ہماری ہمدردیاں مرنے والوں کے عزیزواقارب کے ساتھ ہیں، جواب بھی اپنے بچھڑ جانے والے عزیزوں کے لئے سوگوار ہیں۔''

Remembering four fallen colleagues Ambassador Anne W. Patterson said, "Our hearts go out to their friends and families who mourn them still." She said, "Many other brave people were trapped inside the Embassy with a raging fire with literally a few minutes to live when it began to rain and quelled the fire".

The Ambassador said we can never forget the bravery of Marines like Sgt. Crowley, and the individual acts of courage and dedication of American and Pakistani employees who risked their own lives to rescue others.

Referring to the burning down of the Embassy, the ambassador said, "We know that in every country the forces of prejudice and extremism are still there." Commenting on the daily suicide bombings incidents in Pakistan especially in Peshawar she said, "We are reminded of the brave sacrifices of Pakistani security personnel, and even now by the threats and intimidation against diplomatic facilities and diplomats from Iran, Afghanistan, and from the United States, that nihilism and ignorance persist and must be confronted."

She called for the need to promote understanding and tolerance. She said,"Since November 1979, we have seen enormous progress; the spread of participatory democracy and collapse of authoritarian regimes; the access to information in every corner of the globe and the exposure of dark events brought about by the growth in internal media and growth in global prosperity."

Ambassador Patterson said to this day the events of November 21 1979 remains the most lethal attack on its Embassy, a diplomatic facility whose activities had been protected for centuries by international law and custom to facilitate the peaceful communication among nations.

Deputy Chief of Mission US Embassy, Gerald Feierstein, and Lt. Gen. Joseph F. Dunford U.S. Marine Corps also spoke on the occasion and paid tribute to those who lost their lives while performing their official duty thirty years ago.

Later, Gunny Sgt. Lee Charter, Staff Sgt. Valente, Shabbir Hussein and Abdul Rehman laid floral wreaths to remember their colleagues while a one-minute silence was also observed for the departed souls.

کارکن شرافت احمد اور نذیر حسین شامل تھے۔

سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے چاروں افراد کو یاد کرتے ہوئے کہا: ''ہماری ہمدردیاں مرنے والوں کے عزیزواقارب کے ساتھ ہیں، جواب بھی اپنے بچھڑ جانے والے عزیزوں کے لئے سوگوار ہیں۔'' اس واقعے میں بہت سے دوسرے لوگ بھی سفارتخانے میں پھنس گئے تھے اور چند منٹوں میں آگ کی لپیٹ میں آسکتے تھے کہ اچانک بارش شروع ہوگئی، جس نے آگ کو بجھا دیا اور اس طرح اُن کی زندگیاں بچ گئیں۔

سفیر نے کہا کہ ہم سارجنٹ کراؤلی اور ان دوسرے امریکی اور پاکستانی کارکنوں کی حوصلہ مندی اور فرض شناسی کو کبھی نہیں بھلا سکتے، جنھوں نے جان کی پروانہ کرتے ہوئے دوسروں کی جانیں بچائیں۔

سفارتخانے کی آتشزدگی کا ذکر کرتے ہوئے سفیر نے کہا: ''ہم جانتے ہیں کہ ہر ملک میں تعصب اور انتہا پسندی کی قوتیں اب بھی سرگرم عمل ہیں۔'' پاکستان میں خصوصاً پشاور میں آئے روز ہونے والے خودکش بم حملوں کا حوالہ دیتے ہوئے انھوں نے کہا: ''پاکستان کی سیکورٹی فورسز جس جرات مندی کا مظاہرہ کررہی ہیں اور قربانیاں دے رہی ہیں، ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ اب بھی ایران، افغانستان اور امریکہ کے سفارتخانوں اور سفارتی عملے کو جو خطرات درپیش ہیں، وہ اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اخلاقی اقدار کو پامال کرنے والی جہالت کی قوتیں اب بھی موجود ہیں، جن کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔''

انھوں نے افہام وتفہیم اور رواداری کو فروغ دینے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا: ''نومبر 1979 کے بعد سے اب تک دنیا میں عظیم تبدیلیاں آچکی ہیں۔ جمہوریت کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ آمرانہ حکومتیں ختم ہوئی ہیں۔ دنیا کے ہر حصے میں معلومات تک رسائی بڑھی ہے اور اندرون ملک میڈیا میں توسیع اور عالمی خوشحالی میں اضافے کی وجہ سے تاریک واقعات وحالات کا پردہ چاک ہورہا ہے۔

سفیر پیٹرسن نے کہا 21 نومبر 1979 کو امریکی سفارتخانے پر ہونے والا حملہ اپنی نوعیت کا سنگین ترین واقعہ ہے۔ اس کی سنگینی اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ سفارتخانوں کی سرگرمیوں کو صدیوں کی بین الاقوامی روایات اور قوانین کا تحفظ حاصل ہے تاکہ وہ مختلف اقوام کے درمیان رابطے کا فریضہ خوش اسلوبی سے انجام دے سکیں۔

سفارتخانے کے ڈپٹی چیف آف مشن جیرالڈ فیئرسٹین اور لیفٹیننٹ جنرل جوزف ایف ڈنفرڈ، یو ایس میرین کور نے بھی اس موقع پر اظہار خیال کیا اور اُن لوگوں کو خراج عقیدت پیش کیا، جو تیس سال پہلے اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے مارے گئے تھے۔

بعد میں گنی سارجنٹ لی چارٹر، اسٹاف سارجنٹ Valente، شبیر حسین اور عبدالرحمٰن نے اپنے رفقائے کار کی یادگار پر پھول چڑھائے، جس کے بعد ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔

U.S. Donates
Emergency Medical Supplies
to NWFP Hospitals

امریکہ کی جانب سے صوبہ سرحد کے
اسپتالوں کے لئے ہنگامی طبی سازوسامان کا عطیہ

امریکی رکن کانگریس جان ٹیئر صوبہ سرحد کے وزیر برائے سماجی بہبود کو ہنگامی طبی سازوسامان کی کٹ حوالے کر رہے ہیں۔

Hospitals in the North West Frontier Province (NWFP) will be better equipped to treat trauma victims with the donation by the U.S. government of approximately $430,000 worth of emergency medical supplies. The urgently needed medical equipment will replenish and expand medical stocks at large hospitals in areas particularly prone to mass casualty incidents.

"No hospital can mitigate the tragedy of a suicide bombing, but a well-supplied medical center can help reduce the loss of life," U.S. Representative John Tierney said at a handover ceremony to NWFP Minister of Social Welfare at the Officers Mess in Peshawar on November 12.

The ceremony underscored U.S. support for victims of terrorist attacks and was attended by NWFP dignitaries, U.S. Consul General E. Candace Putnam, Representative George Miller, Representative Ron Kind and Representative Peter Welch.

At the ceremony, Representative Tierney, who was on a three-day visit to Pakistan, presented pharmaceuticals and essential hospital equipment, comprising antibiotics, anesthetics, surgical blades, sutures, and other emergency supplies. Also part of the donation, but to arrive in Pakistan in the coming weeks are non-inflatable anti-shock garments and haemostatic bandages - products used to stabilize body pressure and stop acute bleeding.

This donation is part of an ongoing commitment by the United States to partner with Pakistan to fund health care improvements in the NWFP. The U.S recently provided the NWFP with 24 ambulances, training sessions for hundreds of healthcare workers, assistance to 25 facilities to enable the provision of 24-hour emergency care for newborns, and upgrades for several health facilities and district hospitals, including essential medical equipment such as ventilators, refrigerators, generators, voltage regulators, stretchers, and surgical supplies.

حکومتِ امریکہ کی جانب سے تقریباً چار لاکھ تیس ہزار ڈالر مالیت کی ہنگامی طبی سازوسامان کا عطیہ ملنے سے صوبہ سرحد کے اسپتال زخمیوں کا علاج بہتر طریقے سے کرسکیں گے۔ ان اشد ضروری طبی آلات سے ان علاقوں کے بڑے ہسپتالوں کے میڈیکل اسٹاک میں اضافہ ہوگا جہاں جانی نقصانات کے حوالے سے بڑے واقعات رونما ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔

امریکی کانگریس کے رکن جان ٹیئرنی نے 12 نومبر کو پشاور کی آفیسرز میس میں ایک تقریب کے دوران یہ اشیاء صوبائی وزیر برائے سماجی بہبود کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی اسپتال خودکش حملے سے جنم لینے والے سانحے کو کم نہیں کرسکتا لیکن بھرپور سہولتوں سے آراستہ ایک طبی مرکز جانی نقصان کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ تقریب دہشت گرد حملوں کے متاثرین کے لئے امریکی اعانت کی عکاس تھی۔ اس میں صوبہ سرحد کی سربرآوردہ شخصیات، امریکی قونصل جنرل ای کینڈلیس پٹنم اور امریکی کانگریس کے ارکان جارج ملر، رون کنڈ اور پیٹر ویلچ بھی موجود تھے۔

تقریب میں پاکستان کے تین روزہ دورے پر آئے ہوئے رکن کانگریس ٹیئرنی نے ادویات اور اسپتال میں استعمال ہونے والے ضروری آلات مثلاً جراثیم کش اور بے ہوش کرنے والی دوائیاں، جراحی کے اوزار، زخموں کو سینے کے لئے استعمال ہونے والا سامان اور دیگر ہنگامی اشیاء شامل تھیں عطیہ کیں۔ عطیے میں کسی بھی جھٹکے کے دوران نہ پھولنے والے لباس کے جوڑے اور جسم میں خون کے دباؤ کو متوازن رکھنے اور تیزی سے بہنے والے خون کو روکنے والے ہیموسٹیٹک بینڈیجز بھی شامل ہیں جو اگلے چند ہفتوں میں پاکستان پہنچیں گے۔

یہ عطیہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کے ساتھ کئے گئے اس عہد کا حصہ ہے جس کے تحت امریکہ صوبہ سرحد میں صحت کے شعبے میں بہتری لانے کے لئے مدد دے گا۔ حال ہی میں امریکہ نے صوبہ سرحد کو 25 ایمبولینسیں فراہم کیں، سینکڑوں طبی کارکنوں کو تربیت دی، نوزائیدہ بچوں کو چوبیس گھنٹے ہنگامی طبی امداد دینے کے لئے 25 اداروں کو مدد فراہم کی اور کئی طبی اداروں اور اسپتالوں کو ریفریجریٹرز، جنریٹرز، تنفس بحال کرنے والے آلات، وولٹیج ریگولیٹرز، اسٹریچر اور جراحی کا سامان دے کر اپ گریڈ کیا۔

We Are Working to Build Bilateral Relationships

Keith Ellison's interview
to Dawn News TV, conducted by senior journalist Matiullah Jan

"ہم دو طرفہ تعلقات کے فروغ کے لئے کام کر رہے ہیں"

کیتھ ایلی سن کا ڈان نیوز ٹی وی کے سینیئر صحافی مطیع اللہ جان کو انٹرویو

Congressman Keith Maurice Ellison is an American lawyer, politician, and a Democrat. He became the first Muslim to be elected to the United States Congress when he won the open seat for Minnesota's 5th congressional district, which centers on Minneapolis, in the House of Representatives in 2006. He is also the first African American elected to the House from Minnesota. Congressman Ellison is active on a national level in advocacy for Muslims in the United States. During his most recent visit to Pakistan he met with senior Pakistani officials including President Asif Ali Zardari and Prime Minister Yousaf Raza Gilani. He took time to participate in a special program of the Dawn News TV, and shared his views with the Pakistani viewers on a host of subjects. Here are some excerpts of this interview with Metiullah Jan of Dawn.

Jan: What brings you to Pakistan, this time?

Ellison: Well, we have a group called the House Democratic Partnership (in the U.S. House of Representatives) and we are working with various countries around the world to promote democracy. On this visit to Islamabad I and my other Congressional colleagues are trying to strengthen the parliamentary system of government. We are trying to reach out to members of Parliament from various parts of Pakistan.

Jan: You also supported the recent Kerry-Lugar Bill, which was not received so well and was termed by the Pakistani public as a blatant intervention into domestic affairs of Pakistan.

Ellison: Let me tell you the Kerry-Lugar Bill represents hard earned money from the American taxpayers to the people of Pakistan. This is now being transferred from the United States to Pakistan. There is nothing in the bill that undermines the sovereignty.

Jan: Right, you have seen a very unusual reaction from Pakistan military over the Kerry-Lugar Bill. Do you think it was a surprise for the US government?

Ellison: Quite frankly, the Kerry-Lugar Bill is to try to help strengthen civil society and so I think that is important. I can't really comment on the Pakistani military position on the Kerry-Lugar Bill that is an internal matter which I leave for Pakistanis to discuss.

Jan: Do you think it may be because of a weak parliament or political government?

Ellison: I'm not gonna say the parliament is weak. I'll say that strengthening the parliament would be a good thing.

امریکی کانگریس کے ممبر کیتھ ایلی سن ایک وکیل، سیاستدان اور ڈیموکریٹ ہیں۔ وہ 2006 میں منی سوٹا کے 5ویں ڈسٹرکٹ کی نشست پر کامیابی حاصل کرکے، جس کا مرکزی علاقہ Minneapolis ہے، ایوان نمائندگان کے رکن منتخب ہوئے۔ وہ امریکی کانگریس کے پہلے مسلمان ممبر ہیں۔ وہ پہلے افریقی امریکی بھی ہیں، جو منی سوٹا سے ایوان نمائندگان کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ وہ امریکہ میں قومی سطح پر مسلمانوں کی سرگرمی سے ترجمانی کرر ہے ہیں۔ پاکستان کے اپنے حالیہ دورے میں انھوں نے صدر آصف علی زرداری اور وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی سمیت اعلیٰ پاکستانی حکام سے ملاقاتیں کیں۔ انھوں نے ڈان نیوز ٹی وی کے ایک خصوصی پروگرام میں بھی شرکت کی اور بہت سے معاملوں کے بارے میں پاکستانیوں کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا۔ انھوں نے ڈان نیوز ٹی وی کے صحافی مطیع اللہ جان کو انٹرویو بھی دیا، جس کے اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

جان: اس مرتبہ آپ کس مقصد سے پاکستان آئے؟

ایلی سن: امریکی ایوانِ نمائندگان میں ہمارا ایک گروپ ہے، جسے ہاؤس ڈیموکریٹ پارٹنرشپ کہتے ہیں۔ ہم جمہوریت کے فروغ کے لئے مختلف ملکوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ اسلام آباد کے موجودہ دورے میں مَیں اور میرے دوسرے ساتھی پارلیمانی طرز حکومت مضبوط بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم پاکستان کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے ممبرانِ پارلیمنٹ سے رابطے کرر ہے ہیں۔

جان: آپ نے حال ہی میں منظور ہونے والے کیری لوگر بل کی بھی حمایت کی ہے، جس کا پاکستان میں اچھی طرح خیر مقدم نہیں ہوا اور جسے پاکستانی لوگوں نے ملکی معاملات میں کھلی مداخلت قرار دیا ہے۔

ایلی سن: میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کیری لوگر بل کے تحت پاکستان کو جو رقم ملے گی، وہ امریکی ٹیکس دہندگان کی محنت کی کمائی ہوگی۔ یہ رقم اب امریکہ سے پاکستان منتقل ہو رہی ہے۔ اس بل میں ایسی کوئی بات نہیں، جس سے پاکستان کی خودمختاری متاثر ہوتی ہو۔

جان: کیری لوگر بل پر پاکستان کی فوج کی طرف سے غیر معمولی ردعمل سامنے آیا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں یہ بات امریکی حکومت کے لئے حیرت کا باعث تھی؟

ایلی سن: حقیقت یہ ہے کیری لوگر بل، سول سوسائٹی کو مضبوط بنانے کی کوشش ہے اور میں سمجھتا ہوں سول سوسائٹی کو مضبوط بنانا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ میں کیری لوگر بل کے بارے میں پاکستان کی فوج کے ردعمل پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہ پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے، جس پر پاکستانیوں کو خود غور کرنا چاہئے۔

جان: کیا یہ ردعمل کمزور پارلیمنٹ یا کمزور سیاسی حکومت کا نتیجہ ہے؟

ایلی سن: میں یہ نہیں کہتا کہ پارلیمنٹ کمزور ہے، البتہ یہ کہنا چاہوں گا کہ پارلیمنٹ کو مضبوط بنانا ایک اچھی بات ہے۔

جان: مسٹر ایلی سن، پارلیمنٹ کو مضبوط بنانا، جمہوریت کو مضبوط بنانے کے عمل کا ایک اہم حصہ ہے، لیکن عدلیہ کی آزادی کو مضبوط بنانے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ آپ فعال عدلیہ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے بارے میں کیا کہتے ہیں، خاص طور پر لاپتہ افراد کے بارے میں ان کی دلچسپی کے حوالے سے؟

Jan: Mr. Ellison, strengthening parliament is an important part of the strengthening democracy. But how about strengthening independence in judiciary, how do you look at judicially activist Chief Justice, Iftikhar Muhammad Chaudhry, particularly working on the missing persons case?

Ellison: In my opinion in the United States, we regard the lawyers' movement and the independence of the Pakistani judiciary is a very important issue. I am a lawyer myself and I think that elections are one thing, but they are not the entire picture when it comes to democracy.

Jan: Mr. Ellison, hundreds of people are missing in this war on terror in Pakistan. How do you look at this situation and how can you help in resolving this issue on humanitarian grounds?

Ellison: The very basis of my effort in congress is to address humanitarian and civil rights issues, so these things have tremendous concern to me. I have nothing but goodwill towards the people of Pakistan and hope to build bilateral relationship between the United States and, and Pakistan.

Jan: A lot of things have happened since you have been in the corridors of power, war in Iraq, in Afghanistan and the people actually complain in the Muslim world that not many lives have been lost, while you were one of the congressmen there. So what difference will it make that you come to Pakistan now?

Ellison: Well, if the question is to prove that my presence in Pakistan as one member of the Congressional delegation will solve every problem, that simply is an unrealistic expectation, but we are working to build the bilateral relationship. God willing, things will get better.

Jan: One of the demands of the Pakistani government is greater access to the US, American markets, so what is being done or thought about this?

Ellison: I it's not an easy issue. I can tell you that I'm in favor of opening and liberalizing trade between the United States and Pakistan. Because I think that it will help Pakistan earn foreign exchange and hopefully filter down to the working classes of Pakistan. So I think it's a good thing.

Jan: Do you think the Muslims are under pressure in the United States and the rest of the world after the 9/11 attacks?

Ellison: Let me tell you, of course Muslims are under pressure, but Muslims of the United States are not. They are responding by getting involved in politics and by getting involved in social life of America.

Jan: Do you think you are first a Muslim or an American?

Ellison: Well, I don't have to pick. They are two different things. I mean my relationship as a Muslim is my relationship to God. But I am a citizen of the United States, my country of which I'm enormously proud. However, I'm a Muslim, I pray, I have been to Hajj, I fast in Ramadan, I try to treat people in a Muslim way, which to me means with kindness, decency, mercy, forgiveness, honesty.

Jan: What efforts that you are making to bridge the gap between Pakistan and United States.

Ellison: Well, coming to Pakistan now for the second time, hosting Pakistani legislators and leaders when they come to the United States is a part of it. But the most essential thing is to try to help Americans understand concerns of Pakistanis, for example about the Kerry-Lugar Bill. Trying to build understanding and then bringing people around points of understanding is something that I have done, and Insha Allah will continue to do.

Jan: Thank you Thank you Keith Ellison for being here with us.

Ellison: My pleasure sir.

ایلی سن: میری رائے میں امریکہ میں ہم پاکستانی وکلا کی تحریک اور پاکستانی عدلیہ کی آزادی کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔ میں خود بھی ایک وکیل ہوں۔ میں سمجھتا ہوں انتخابات جمہوری عمل کا ایک حصہ ہوتے ہیں لیکن جہاں تک جمہوریت کا تعلق ہے، انتخابات اس کی مکمل تصویر نہیں ہوتے۔

جان: مسٹر ایلی سن، پاکستان میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کی وجہ سے سینکڑوں لوگ لاپتہ ہیں۔ آپ اس صورتحال کو کس طرح دیکھتے ہیں اور انسان دوستی کے حوالے سے آپ اس مسئلے کو حل کرنے میں کس طرح مدد دے سکتے ہیں؟

ایلی سن: کانگریس میں میری کوششوں کی بنیاد ہی یہ ہے کہ انسانی اور شہری حقوق کے مسائل پر توجہ دی جائے۔ لہٰذا یہ باتیں میری لئے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ پاکستان کے لوگوں کے لئے میرے دل میں بے پناہ جذبہ خیر سگالی موجود ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں پاکستان اور امریکہ کے درمیان تعلقات کے فروغ کے لئے کام کر سکتا ہوں۔

جان: آپ کے سامنے بہت سے واقعات رونما ہو چکے ہیں مثلاً عراق کی جنگ، افغانستان کی جنگ وغیرہ۔ مسلم دنیا میں لوگ اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ ایسے دور میں، جب آپ کانگریس کے ممبر ہیں، اتنی زیادہ انسانی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ آپ کے پاکستان آنے سے کیا فرق پڑے گا؟

ایلی سن: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کانگریس کے وفد کے ایک ممبر کی حیثیت سے میری پاکستان میں موجودگی سے ہر مسئلہ حل ہو جائے گا تو یہ حقیقت پسندی نہیں ہوگی۔ تاہم ہم دوطرفہ تعلقات کے فروغ کیلئے کام کر رہے ہیں۔ انشاءاللہ حالات میں بہتری آئے گی۔

جان: پاکستانی حکومت کا ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ پاکستان کو امریکی منڈیوں تک زیادہ رسائی ملنی چاہئے۔ اس کے بارے میں کیا کیا جا رہا ہے یا کیا سوچا جا رہا ہے؟

ایلی سن: یہ اتنا آسان معاملہ نہیں۔ تاہم میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان تجارت کو آزاد بنانے کا حامی ہوں کیونکہ اس سے پاکستان زرِمبادلہ کما سکے گا جس سے عام پاکستانیوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں یہ ایک اچھی چیز ہے۔

جان: کیا آپ سمجھتے ہیں، 9/11 کے واقعے کے بعد امریکہ میں اور باقی دنیا میں مسلمان دباؤ میں ہیں؟

ایلی سن: میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مسلمان یقیناً دباؤ میں ہیں لیکن امریکہ کے مسلمان دباؤ میں نہیں بلکہ وہاں مسلمانوں نے امریکہ کی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے اور امریکہ کی سماجی زندگی میں بھی انھوں نے فعال کردار ادا کرنا شروع کر دیا ہے۔

جان: آپ اپنے آپ کو پہلے مسلمان سمجھتے ہیں یا امریکی؟

ایلی سن: مجھے اس طرح کا فرق کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ میرا مطلب ہے بطور مسلمان میرا تعلق خدا سے ہے، جبکہ بطور شہری میں امریکہ کا شہری ہوں۔ امریکہ میرا وطن ہے، جس پر مجھے بڑا فخر ہے، تاہم میں مسلمان ہوں۔ میں نماز پڑھتا ہوں۔ میں نے حج بھی کیا ہے۔ میں رمضان میں روزے رکھتا ہوں۔ میں ہمدردی، شرافت، رحم دلی، عفو و درگزر اور ایمانداری ایسی اسلامی تعلیمات کا خیال رکھتا ہوں۔

جان: آپ پاکستان اور امریکہ کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کیا کوشش کر رہے ہیں؟

ایلی سن: میں دوسری مرتبہ پاکستان آیا ہوں۔ اسی طرح پاکستان کی پارلیمنٹ کے ممبران اور دوسرے لیڈر جب امریکہ آتے ہیں تو میں ان سے ملاقات کرتا ہوں۔ یہ سب پاکستان اور امریکہ کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ امریکیوں کو کیری لوگر بل جیسے معاملات میں پاکستان کا نقطہ نظر سمجھنے میں مدد دی جائے۔ میں نے افہام و تفہیم بڑھانے اور غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے پہلے بھی کوشش کی ہے اور انشاءاللہ آئندہ بھی کرتا رہوں گا۔

جان: جناب کیتھ ایلی سن، ہمیں وقت دینے پر آپ کا شکریہ۔

ایلی سن: آپ کا بھی شکریہ۔

U.S. Congressional Delegations in Pakistan

Prime Minister Syed Yusuf Raza Gilani talking with US Congressional delegation headed by Rep. John Tierney at PM House, Islamabad on November 11, 2009

Prime Minister Syed Yusuf Raza Gilani receiving US Congressmen at PM House, Islamabad on 12th November, 2009

Pictur

یلری

Prime Minister Syed Yusuf Raza Gilani meeting with US Congressmen at PM House, Islamabad on 12th November, 2009

امریکی کانگریس کے وفود کا دورۂ پاکستان

US Congressional Delegation headed by Representative David Price, Chairman of the House Democracy Partnership Commission to Pakistan calling on Chairman Senate Mr. Farooq H. Naek and Members of the Senate at Parliament House Islamabad on November 12, 2009

Gallery
پکچر

Rep. David Price, being received by Chairman Senate Mr. Farooq H. Naek at Parliament House Islamabad.

A group photo of members of the US Congressional delegation with Speaker National Assembly Dr. Fehmida Mirza at Parliament House.

(All Photos Courtesy PID)

Alumni Connect

Participant's Name:

Ambreen Iftikhar

Biographical Sketch:

Ambreen has a thirteen-year career as a tax administrator. She has been associated with various reform teams for devising better methods of service delivery and improvement in tax payer facilitation. In 2004, she worked on two major projects entailing regular interactions with tax payers from various business sectors with the prime objective of broadening the tax net in Pakistan. The major outcome was that both parties (tax payers as well as tax collectors) gradually dispensed with many misconceptions regarding tax evasion and mutual mistrust and agreed to work together in the larger interest of the economy.

Program Name:

U.S. Taxation System

Program Date:

Feb 9, 2009

Number of participants:

Five

Countries Represented:

Pakistan

Places Visited:

Washington, New York, Oklahoma, Sacramento, San Francisco

What part of the program did you enjoy the most and why?

What struck me as unique about this program was the fact that, in a short period of three weeks, it not only catered to our professional requirement of undertaking a brief study of the U.S taxation system, but also helped us to understand America and the American people.

I was impressed by American history and cultural diversity. I was especially fascinated by the history of the Native Americans on my visit to Oklahoma City. The concept of home hospitality whereby the visitors get to meet American families is a brilliant idea.

Although I had visited San Francisco on a private trip in 2004, I absolutely fell in love with the city this time! I was surprised to note how much I had missed seeing during my earlier visit.

I returned from this three-week trip with a clear understanding, not only of how the U.S. taxation system works but also of how warm, friendly and supportive the people of USA are. We also got the opportunity to understand how richly diverse USA is, historically, geographically and culturally. The fast-paced life of New York City was so very different from the easy-going and relaxed rhythm of life in Oklahoma City. This visit gave me many beautiful memories.

Ambreen Iftikhar with fellow participants

دیرینہ تعلق

شریکِ پروگرام

عنبرین افتخار

تعارف

عنبرین ٹیکس ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے 13 سال سے کام کررہی ہیں۔ وہ ٹیکس دہندگان کی سہولت اور خدمات کی فراہمی کے طریقہ کار میں بہتری لانے کے لئے کام کرنے والی مختلف ٹیموں سے وابستہ رہی ہیں۔2004 میں انھوں نے دو بڑے منصوبوں پر کام کیا، جس کے لئے انھیں مختلف تجارتی حلقوں کے ٹیکس دہندگان سے باقاعدگی سے رابطہ رکھنا پڑا۔ان منصوبوں کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ پاکستان میں ٹیکس کی بنیاد وسیع کی جائے۔اس کام کا ایک بڑا اہم نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں فریقوں (ٹیکس دہندگان اور ٹیکس وصول کنندگان) نے ٹیکس چوری اور بے اعتمادی کے بارے میں بہت سی غلط فہمیوں کو بتدریج دور کیا اور معیشت کے وسیع تر مفاد کے لئے مل کر کام کرنے سے اتفاق کیا۔

پروگرام کا نام:

امریکہ کا ٹیکس نظام

پروگرام کی تاریخ:

9 فروری 2009

شرکاء کی تعداد:

5

پروگرام میں شریک ملک:

پاکستان

کن مقامات کا دورہ کیا:

واشنگٹن، نیویارک، اوکلاہوما، سیکریمنٹو، سان فرانسسکو

آپ کو اس پروگرام کا کون سا حصہ سب سے زیادہ دلچسپ لگا؟

اس پروگرام میں جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، وہ یہ حقیقت تھی کہ تین ہفتے کے مختصر وقت میں اس پروگرام کے ذریعے نہ صرف امریکی ٹیکس نظام کے مختصر مطالعے کی ہماری پیشہ ورانہ ضروریات پوری ہوئیں بلکہ امریکہ اور اہلِ امریکہ کو سمجھنے میں بھی مدد ملی۔

میں امریکہ کی تاریخ اور اس کے ثقافتی تنوع سے خاص طور پر بہت متاثر ہوئی۔اوکلاہوما شہر کے دورے میں مَیں نے خاص طور پر قدیم امریکیوں کی تاریخ میں بہت دلچسپی لی۔یہ بات بھی بہت اچھی لگی کہ گھریلو میزبانی کے تصور کے تحت ہمیں امریکی خاندانوں سے ملنے کا موقع ملا۔

اگرچہ میں 2004 میں بھی ذاتی طور پر سان فرانسسکو دیکھ چکی تھی لیکن اس مرتبہ تو میں اس شہر کی محبت میں گرفتار ہوگئی۔مجھے اس بات پر بہت حیرت ہوئی کہ پچھلی مرتبہ میں کتنی چیزوں کو نہیں دیکھ سکی تھی۔

تین ہفتے کے اس دورے کی بدولت مجھ پر یہ بات واضح ہوئی کہ امریکہ کا ٹیکس نظام کس طرح کام کرتا ہے اور امریکہ کے لوگ کتنے دوستدار، گرم جوش اور معاون ہوتے ہیں۔ہمیں یہ جاننے کا بھی موقع ملا کہ امریکہ تاریخی، جغرافیائی اور ثقافتی طور پر کتنا متنوع ملک ہے۔نیویارک شہر کی تیز رفتار زندگی، اوکلاہوما شہر کی پُرسکون زندگی سے بہت مختلف تھی۔اس دورے نے مجھے کئی خوبصورت یادیں عطا کیں۔

عنبرین افتخار پروگرام کے شرکاء کے ساتھ

Seize the Oppo

The U.S Department of State's Bureau of Educational and Cultural Affairs (ECA) is extending and amplifying its international exchange programs by creating online communities to enhance mutual understanding.

People all over the world, ages 14 and older, are invited to submit videos, no longer than 2 minutes in length, containing any form of artistic expression including, but not limited to, dance, spoken word, poetry, and song, which highlight the theme "Change Your Climate, Change Our World." Community members will expand the idea of "climate" beyond its traditional association with weather conditions to a broader definition of the prevailing attitudes, standards, or conditions of a group, period, or place. The Contest, an invitation for engagement and action, will involve thousands of people, especially youth, from around the world and across the United States, into our international social network at **connect.state.gov.** ExchangesConnect, a worldwide community of people dedicated to creating international understanding and dialogue, boasts nearly 13,000 members from over 180 countries.

Videos will be judged on originality, creativity, effectiveness, and production quality. Four winners (two in each of the age categories: 14-17 and 18+) will receive the Grand Prize: an all-expense paid, approximately two-week cultural exchange program to the United States (for the non-U.S. winners), or from the United States to a country to be determined (for the U.S. winners).

امریکی محکمہ خارجہ کا تعلیمی اور ثقافتی امور کا بیورو (ECA) باہمی مفاہمت کو فروغ دینے کی غرض سے انٹرنیشنل ایکسچینج پروگراموں کو توسیع دے رہا ہے اور اس مقصد کے لئے آن لائن ممبران تیار کر رہا ہے۔

اسی پروگرام کے تحت دنیا بھر کے 14 سال اور اس سے زیادہ عمر کے تمام لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ ''اپنا ماحول بدلیں، ہماری دنیا بدلیں'' کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ یہ اظہار خیال رقص، شاعری، نثر، گیت یا کسی بھی فنکارانہ شکل میں ہوسکتا ہے۔ اس کے لئے آپ ویڈیو ریکارڈنگ بھیج سکتے ہیں، جس کا دورانیہ زیادہ سے زیادہ دو منٹ تک ہوسکتا ہے۔ کمیونٹی کے ممبر ''ماحول'' کے تصور کو محض موسمی حالات تک محدود رکھنے کی بجائے اس میں کسی بھی جگہ اور کسی بھی طبقے کے موجودہ رویوں اور حالات کو شامل کر سکتے ہیں۔ یہ مقابلہ ایک قسم کے عملی رابطے کی شکل میں ہوگا اور اس میں امریکہ اور دنیا بھر کے ہزاروں لوگ، خصوصاً نوجوان connect.state.gov کے ذریعے انٹرنیشنل سوشل نیٹ ورک میں حصہ لے سکیں گے۔ ایکسچینجز کنیکٹ دراصل دنیا بھر کے ایسے لوگوں کی کمیونٹی ہے، جو بین الاقوامی مفاہمت اور مکالمے کے لئے کوشاں ہے۔ اس کمیونٹی میں 180 سے زائد ملکوں کے تقریباً 13,000 ممبر شامل ہیں۔

مقابلے کے لئے جو ویڈیوز بھیجی جائیں گی، اُن کا فیصلہ کرتے وقت یہ دیکھا جائے گا کہ یہ کس حد تک اچھوتی، طبع زاد اور موثر ہیں اور ان کی کوالٹی کیسی ہے۔ چار جیتنے والے لوگوں (یعنی 17-14 سال اور 18 اور اس سے زیادہ عمر کے دو دو افراد) کو بڑا انعام ملے گا جو (غیر امریکیوں کے لئے) امریکہ کے تقریباً دو ہفتے کے مفت ثقافتی ایکسچینج پروگرام اور (امریکیوں کے لئے) کسی دوسرے ملک کی سیر کے پروگرام پر مشتمل ہوگا۔

Timeline

- Contest Launches November 17, 2009 (during International Education Week)
- Contest Closes January 12, 2010
- ExchangesConnect Community Votes on Top 40 Videos January 26, 2010
- Winners Announced March 2, 2010

نظام الاوقات

- آغاز مقابلہ، 17 نومبر 2009 (بین الاقوامی ہفتہ تعلیم کے دوران)
- اختتام مقابلہ، 12 جنوری 2010
- ایکسچینجز کنیکٹ کمیونٹی 26 جنوری 2010 کو 40 بہترین ویڈیوز کے بارے میں ووٹ دے گی۔
- جیتنے والوں کے ناموں کا اعلان 2 مارچ 2010 کو کیا جائے گا۔

Judges

ECA program alumni who are recognized leaders in filmmaking and relevant fields will serve as judges.

Outreach

A robust marketing campaign using our existing networks, traditional and social media will reach millions worldwide. Our 100+ grant non-profit organizations, approximately 40,000 program participants a year, over a million exchange program alumni, U.S. Embassies, and other partners will help ECA promote the contest. Our viral marketing campaign to span the social networks will include widgets and gadgets. The Contest's promo video will be featured on our social network, SchoolTube, YouTube, and other social media sites, and provided to our Embassies and partners to place.

ECA held a successful first Video Contest that launched in December 2008 to encourage cross-cultural community building and mutual understanding via the Web and to attract new members to our groundbreaking ExchangesConnect social networking site, at **connect.state.gov.** The Contest attracted over 8,400 members from 170 countries since ExchangesConnect launched in October 2008. Secretary of State Hillary Rodham Clinton has recognized the power of ExchangesConnect in her May 2009 "21st Century Statecraft" YouTube Video.

The announcement of the winners received robust online domestic and international press coverage of the initiative and its impact of significant growth in ECA's ExchangesConnect social network. Among the coverage, several prominent public diplomacy blog sites have featured the Contest and recognized ExchangesConnect as being the "boldest" of Department initiatives to reach young people around the world. The University of Southern California's Center for Public Diplomacy, for example, published an in-depth blog piece by Nicholas Cull, who wrote, "Viewing the four winners' work is a reminder of the ability of the web to unlock powerful user-created material, and at a cost which is a fraction of a corporate video commission." Professor Cull further credited this initiative and similar excursions into Web 2.0 for their ability to transform the process of public diplomacy: "They have the potential to lift web-based public diplomacy above the crude role of simply delivering advocacy messages or finished cultural products. Through Web 2.0, cyber-diplomacy can create a new and instantly accessible space for exchanges and for that most fundamental of public diplomacy tasks, listening."

جج صاحبان

ای سی اے پروگرام کے وہ سابق شرکاء، جو فلم سازی اور اس کے دوسرے متعلقہ شعبوں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں، ہمارے ججوں کے پینل میں شامل ہوں گے۔

زیادہ سے زیادہ لوگوں تک رسائی

ایک موثر تشہیری مہم کے ذریعے، جس کے لئے موجودہ نیٹ ورکس اور روایتی اور سماجی میڈیا استعمال کیا جائے گا، ہم دنیا بھر کے لاکھوں لوگوں تک اپنا پیغام پہنچائیں گے۔ ہماری 100 سے زیادہ گرانٹ این جی اوز، سالانہ 40,000 کے لگ بھگ مختلف پروگراموں کے شرکاء، ایکسچینج پروگرام کے ایک ملین سے زائد شرکاء، امریکی سفارتخانے اور ہمارے دوسرے شراکت دار اس مقابلے کے لئے ای سی اے کی مدد کریں گے۔ سوشل نیٹ ورکس کو بھی اس مہم کی تشہیر کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اس مقابلے کی تشہیری ویڈیو ہم اپنے سوشل نیٹ ورک، اسکول ٹیوب، یوٹیوب اور دوسری سوشل میڈیا سائیٹس کے ذریعے پیش کریں گے اور اپنے سفارتخانوں اور دوسرے شراکت داروں کو بھی فراہم کریں گے۔

ای سی اے نے دسمبر 2008 میں پہلا کامیاب ویڈیو مقابلہ کرایا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں ویب کے ذریعے روابط اور مفاہمت بڑھائی جائے اور ایکسچینجز کنیکٹ کی سوشل نیٹ ورکنگ سائیٹ connect.state.gov کی طرف نئے ممبروں کو راغب کیا جائے۔ اس مقابلے میں 170 ملکوں کے 8,400 سے زیادہ ممبروں نے حصہ لیا۔ ایکسچینجز کنیکٹ اکتوبر 2008 میں شروع کیا گیا تھا۔ وزیر خارجہ ہلیری روڈھم کلنٹن نے مئی 2009 میں ''اکیسویں صدی کے فن سیاست'' کے عنوان سے یوٹیوب ویڈیو میں ایکسچینجز کنیکٹ کی طاقت کا اعتراف کیا تھا۔

جیتنے والوں کے ناموں کے اعلان کو آن لائن اور عالمی پریس میں خوب کوریج ملی اور اس طرح ای سی اے کے ایکسچینجز کنیکٹ سوشل نیٹ ورک میں خاصی توسیع ہوئی۔ کئی ممتاز پبلک ڈپلومیسی بلاگ سائٹس نے اس مقابلے کا احوال شائع کیا اور اس بات کا اعتراف کیا کہ ایکسچینجز کنیکٹ محکمہ خارجہ کا ایک ''نہایت جرات مندانہ'' اقدام ہے، جس کا مقصد دنیا بھر کے نوجوانوں تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ مثال کے طور پر یونیورسٹی آف سدرن کیلیفورنیا کے پبلک ڈپلومیسی کے سنٹر نے پروفیسر نکولس کل کا تفصیلی بلاگ مضمون شائع کیا، جنھوں نے لکھا: ''مقابلہ جیتنے والے چار افراد کے کام کو دیکھتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ ویب، صارفین کے تیار کردہ مواد کو عام کرنے کے لئے کتنا طاقتور ذریعہ ہے اور یہ کارپوریٹ ویڈیو کمیشن کے اخراجات کے مقابلے میں کتنی سستی ہے۔''

پروفیسر کل نے مقابلے کے اس پروگرام کو اور web 2.0 کے اسی طرح کے دوسرے پروگراموں کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ پبلک ڈپلومیسی میں انقلاب لا سکتی ہے۔ ''اس میں بہت صلاحیت ہے۔ ویب پر مبنی پبلک ڈپلومیسی، سفارت کاری کو نئی بلندیوں تک پہنچا سکتی ہے۔ یہ عام طریقے سے سفارتی پیغام یا تیار شدہ ثقافتی پروگرام پہنچانے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ web 2.0 کے ذریعے کی جانے والی سائبر ڈپلومیسی، دراصل ایک نئی اور فوری طور پر قابل دسترس سفارت کاری ہے اور یہ اُس نہایت اہم پبلک ڈپلومیسی کا کام بھی بخوبی انجام دے سکتی ہے، جسے 'دوسرے کی بات توجہ سے سننا' کہتے ہیں۔''

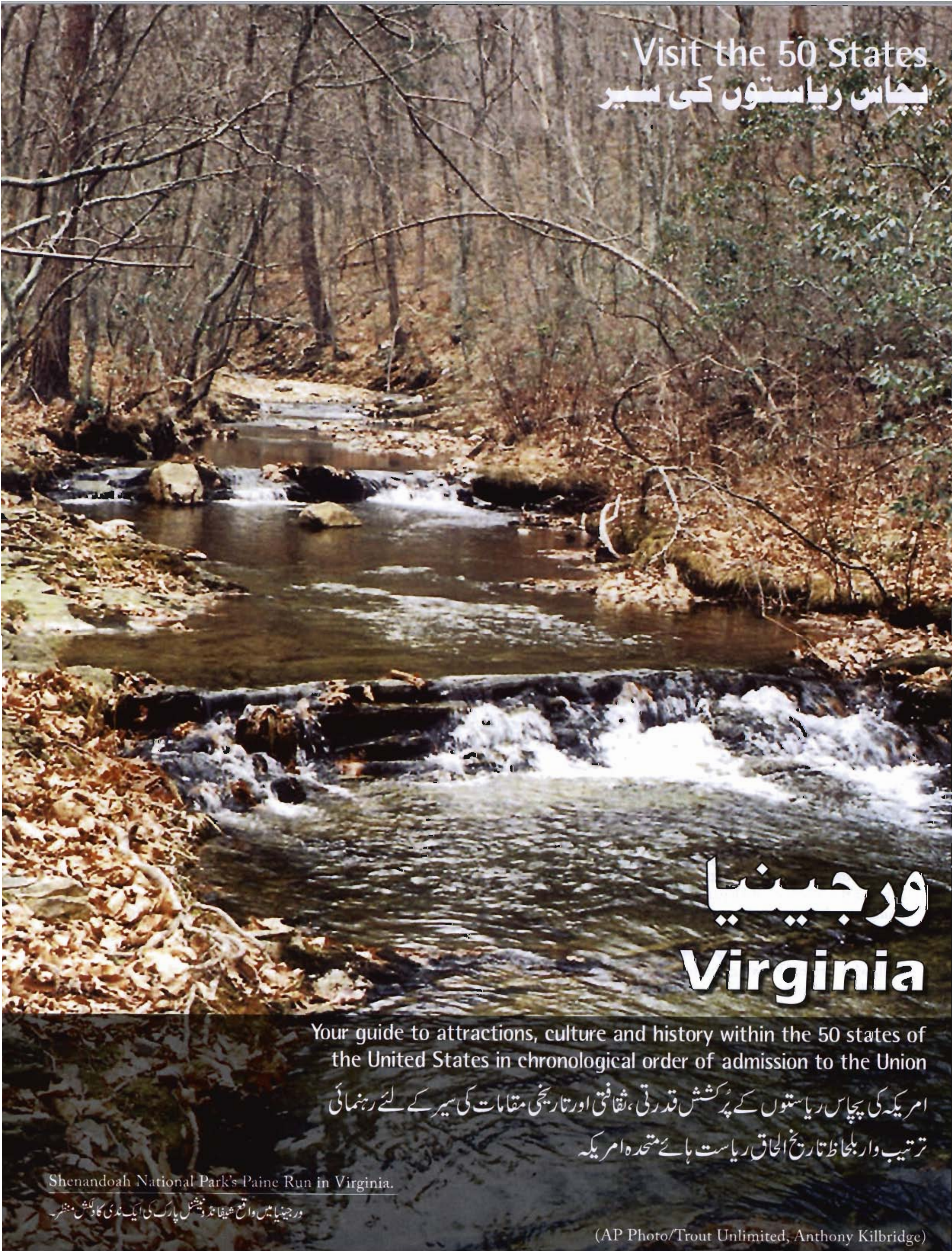

Visit the 50 States

پچاس ریاستوں کی سیر

ورجینیا

Virginia

Your guide to attractions, culture and history within the 50 states of the United States in chronological order of admission to the Union

امریکہ کی پچاس ریاستوں کے پُرکشش قدرتی، ثقافتی اور تاریخی مقامات کی سیر کے لئے رہنمائی

ترتیب وار بلحاظ تاریخ الحاق ریاست ہائے متحدہ امریکہ

Shenandoah National Park's Paine Run in Virginia.

ورجینیا میں واقع شیفانڈو نیشنل پارک کی ایک ندی کا دلکش منظر۔

(AP Photo/Trout Unlimited, Anthony Kilbridge)

Admission to Union:	June 21, 1788 (10th State)	21 جون 1788 (10ویں ریاست)	یونین میں شمولیت:
Capital:	Richmond	رچمنڈ	دارالحکومت:
Population:	Approximately 7,567,465 (2005 est.)	7,567,465 (2005 کے اعداد و شمار کے مطابق)	آبادی:

State Bird:
Cardinal

ریاست کا پرندہ:
قُلابی (کارڈینل)

State Flower:
American dogwood

ریاست کا پھول:
امریکن ڈاگ وُڈ

Background:

The history of America is closely tied to that of Virginia, particularly during the Colonial period. Jamestown, founded in 1607, was the first permanent English settlement in North America and slavery was introduced there in 1619. The surrenders ending both the American Revolution (Yorktown) and the Civil War (Appomattox) occurred in Virginia. The state is called the "Mother of Presidents" because eight U.S. presidents were born there.

Today, the service sector provides one-third of all jobs in Virginia, generating as much income as the manufacturing and retail industries combined in 1999 and accounting for 23% of gross state product. (The largest component of the service sector is business services, which includes computer and data processing services.)

Virginia has a large number of manufacturing industries, including transportation equipment, food processing, electronic and other electrical equipment, chemicals, textiles and apparel, lumber and wood products, and furniture.

Agriculture remains an important sector, and the state ranks among the top ten in a variety of agricultural products, including tomatoes, tobacco, peanuts, apples, summer potatoes, sweet potatoes, snap beans, and turkeys and broilers. Virginia also has a large dairy industry.

Virginia is one of the top ten coal producers in the U.S. Coal accounts for roughly 70% of Virginia's mineral value; crushed stone, sand and gravel, lime, and kyanite are also mined.

Points of interest include Mt. Vernon, home of George Washington; Monticello, home of Thomas Jefferson; Stratford, home of the Lees; Richmond, capital of the Confederacy and of Virginia; and Williamsburg, the restored Colonial capital.

The Chesapeake Bay Bridge-Tunnel spans the mouth of Chesapeake Bay, connecting Cape Charles with Norfolk. Consisting of a series of low trestles, two bridges and two mile-long tunnels, the complex is 18 miles (29 km) long. It was opened in 1964.

Other attractions are the Shenandoah National Park, Colonial National Historical Park, Fredericksburg and Spotsylvania National Military Park, the Booker T. Washington birthplace near Roanoke, Arlington House (the Robert E. Lee Memorial), Luray Caverns, the Skyline Drive, and the Blue Ridge National Parkway.

پس منظر

امریکہ کی تاریخ، ریاست ورجینیا کی تاریخ سے بہت گہرا تعلق رکھتی ہے، خصوصاً نوآبادیاتی دور کے حوالے سے۔ جیمز ٹاؤن کی بستی 1607 میں قائم ہوئی تھی جو شمالی امریکہ میں انگریز آبادکاروں کی پہلی مستقل بستی تھی۔ یہاں 1619 میں غلامی متعارف ہوئی تھی۔ جنگ بندی اور فوجوں کی طرف سے ہتھیار ڈالنے کے دو معاہدے بھی اسی ریاست میں ہوئے تھے۔ ایک امریکی انقلاب کے اختتام پر (یارک ٹاؤن میں) اور دوسرا امریکی خانہ جنگی کے اختتام پر (اپوماٹیکس میں)۔ اس ریاست کو ''صدور کی ماں'' بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ امریکہ کے 8 صدر اسی ریاست میں پیدا ہوئے۔

ورجینیا میں خدمات کا شعبہ ایک تہائی روزگار مہیا کرتا ہے اور 1999 میں اس شعبے سے حاصل ہونے والی آمدنی مصنوعات کی تیاری اور خوردہ فروشی کی صنعت کی مجموعی آمدنی کے برابر تھی، جو ریاست کی مجموعی پیداوار کے 23 فیصد کے برابر ہے (خدمات کے شعبے کا سب سے بڑا جزو بزنس سروس ہے، جس میں کمپیوٹر اور ڈیٹا پروسسنگ کی سروسز شامل ہیں)۔

ورجینیا میں بڑی تعداد میں مصنوعات تیار کرنے والی صنعتیں ہیں، جن میں ٹرانسپورٹیشن کے آلات، خوراک کی پروسسنگ، الیکٹرانک اور برقی آلات، کیمیکلز، ٹیکسٹائل، ملبوسات، فرنیچر، لکڑی کے تختے اور لکڑی کا دوسرا سامان تیار کرنے والی صنعتیں شامل ہیں۔

زراعت بھی ایک اہم شعبہ ہے اور زرعی پیداوار کے لحاظ سے ریاست ورجینیا 10 بڑی ریاستوں میں شمار ہوتی ہے۔ زرعی پیداوار میں ٹماٹر، تمباکو، مونگ پھلی، سیب، شکرقندی اور آلو اور لوبیا کے علاوہ ٹرکی اور برائلرز شامل ہیں۔ ورجینیا میں ڈیری کی صنعت بھی بہت وسیع ہے۔

ریاست ورجینیا کوئلے کی پیداوار کے لحاظ سے بھی امریکہ کی 10 بڑی ریاستوں میں شمار ہوتی ہے۔ ریاست کی معدنی دولت کا 70 فیصد کوئلے پر مشتمل ہے۔ یہاں بجری، ریت، چونا اور کایانائٹ بھی ملتا ہے۔

قابلِ دید مقامات یہ ہیں: ماؤنٹ ورنن، جارج واشنگٹن کا مکان؛ مونٹی چیلو، تھامس جیفرسن کا مکان؛ سٹریٹفرڈ، لی خاندان کا مکان، رچمنڈ، کنفیڈریسی اور ریاست کا دارالحکومت اور ولیمز برگ، جو نوآبادیاتی دور میں دارالحکومت رہ چکا ہے۔

چیساپیک بے برِج۔ٹنل، خلیج چیساپیک کے دہانے پر واقع ہے۔ دو پلوں اور دو میل لمبی سرنگوں پر مشتمل یہ کمپلیکس کیپ چارلس کو نورفوک سے ملاتا ہے۔ یہ کمپلیکس، جو کم اونچائی کے ستونوں پر مشتمل ہے، 18 میل (29 کلومیٹر) طویل ہے۔ اس کا افتتاح 1964 میں ہوا تھا۔

بعض دوسرے قابل دید مقامات یہ ہیں: شینندوہ نیشنل پارک، کالونیل نیشنل ہسٹاریکل پارک، فریڈرکس برگ اور سپاٹسلوینیا نیشنل ملٹری پارک، بکر ٹی، رونوک کے قریب واشنگٹن کی جائے ولادت، آرلنگٹن ہاؤس (رابرٹ ای لی میموریل)، لیورے کیورنز، اسکائی لائن ڈرائیو اور بلیو رج نیشنل پارک وے۔

Virginia

Richmond

Richmond state capital, E Va., at the head of navigation on the James River; settled 1637, inc. as a city 1782. It is a port of entry and a financial, commerical, shipping, and distribution center, with a deepwater port. Richmond is a major tobacco market; tobacco and tobacco products are among its leading manufactures. Clothing; chemicals; pharmaceuticals; metal, wood, and paper products; and computer components are also produced. There are printing and publishing enterprises and numerous corporate

Participants of the Virginia Nations PowWow Gathering sing the "Warm Up" song Saturday, May 4, 2002, in Charles City County, Va. (AP Photo/Richmond Times-Dispatch, Cindy Blanchard)

چارلس سٹی کاؤنٹی ورجینیا میں نیشنز پاؤواؤ اجتماع کے شرکاء 4 مئی 2002ء کو "وارم اپ" گیت گا رہے ہیں۔

headquarters in the city. Richmond is the seat of the Univ. of Richmond, Virginia Commonwealth Univ., Virginia Union Univ., and a theological seminary.

Places of interest include the state capitol (1785), designed by Thomas Jefferson; the Washington Monument; the Valentine Museum; the White House of the Confederacy, once the home of Jefferson Davis and now the Confederate Museum; St. John's Church (1741), where Patrick Henry made his famous "Give me liberty, or give me death" speech; the Edgar Allan Poe Shrine (the oldest building in the city, built c.1686); the Robert E. Lee House (1844); Monument Ave., with its statues of Confederate leaders and tennis player Arthur Ashe; Hollywood Cemetery (1847); and the Virginia Museum of Fine Arts.

The first permanent settlement was made in 1637. Fort Charles was built in 1645, and the site became a trading center. The city was laid out in 1737 under the patronage of William Byrd. It was made the capital of Virginia in 1779 and was raided by the British

رچمنڈ

ریاست کا دارالحکومت رچمنڈ ورجینیا کے مشرق میں دریائے جیمز کے دہانے پر واقع ہے۔ یہ 1637 میں آباد ہوا تھا اور 1782 میں اسے شہر کا درجہ حاصل ہوا۔ یہ ملک میں داخل ہونے کا بھی ایک مقام ہے اور مالیات، تجارت، جہاز رانی اور سامان کی ترسیل کا مرکز ہے۔ یہاں گہرے پانی کی بندرگاہ بھی موجود ہے۔ رچمنڈ تمباکو کی ایک بڑی منڈی ہے۔ تمباکو اور تمباکو کی مصنوعات یہاں کی بڑی پیداوار ہیں۔ یہاں کپڑا، کیمیکلز، ادویات، دھات، لکڑی اور کاغذ کی مصنوعات اور کمپیوٹر کے آلات بھی تیار ہوتے ہیں۔ اس شہر میں کتابوں کی نشر و اشاعت کی کمپنیوں اور کئی دوسری تجارتی کمپنیوں کے صدر دفاتر قائم ہیں۔ یونیورسٹی آف رچمنڈ، ورجینیا کامن ویلتھ یونیورسٹی، ورجینیا یونین یونیورسٹی اور مذہبی تعلیم کا ایک ادارہ بھی اسی شہر میں قائم ہے۔

یہاں کے بعض قابل دید مقامات یہ ہیں: اسٹیٹ کیپیٹول (1785) (جسے تھامس جیفرسن نے ڈیزائن کیا تھا)، واشنگٹن مانومنٹ، ویلنٹائن میوزیم، وائیٹ ہاؤس آف دی کنفیڈریسی (جو کبھی جیفرسن ڈیوس کا گھر تھا اور جواب کنفیڈریٹ میوزیم ہے)، سینٹ جانز چرچ (1741)، جہاں پیٹرک ہنری نے Give me liberty, or give me death نامی مشہور تقریر کی تھی)، ایڈگر ایلین پو کا مقبرہ (جو 1686 میں تعمیر ہوا تھا اور جو شہر کی قدیم ترین عمارت ہے)؛ رابرٹ ای لی ہاؤس (1844)؛ مانومنٹ ایونیو (جہاں کنفیڈریٹ لیڈروں اور ٹینس کے کھلاڑی آرتھر ایش کے مجسمے موجود ہیں)؛ ہالی وڈ کا قبرستان (1847)؛ اور ورجینیا میوزیم آف فائن آرٹس۔

یہاں پہلی مستقل بستی 1637 میں قائم ہوئی تھی۔ فورٹ چارلس 1645 میں تعمیر ہوا تھا، جسے تجارتی مرکز کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ شہر کی تعمیر 1737 میں ولیم بائرڈ کی سرپرستی میں شروع ہوئی تھی۔ 1779 میں اسے ورجینیا کا دارالحکومت بنادیا گیا۔ 1781 میں انگریزوں نے اس پر حملہ کیا تھا۔ خانہ جنگی کے دوران رچمنڈ کنفیڈریسی کا دارالحکومت تھا۔ اس پر کنٹرول حاصل کرنا یونین فوجوں کا ایک بڑا نصب العین تھا۔ پینسولر کی جنگی مہم کے دوران اس شہر کو خطرہ لاحق ہوگیا تھا تاہم اسے 'سات روزہ لڑائی' کے ذریعے بچالیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ (1864 کی) وائیلڈرنیس جنگی مہم میں بھی اسے خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ 65-1864 میں پیٹرز برگ کے اردگرد جاری گرانٹ جنگی مہم کے دوران رچمنڈ پر قبضہ ہوگیا تھا۔ 3 اپریل 1865 کو کنفیڈریٹ فوجوں کے انخلا کے وقت اس شہر کا بڑا حصہ جل کر راکھ ہوگیا تھا۔ رچمنڈ نیشنل بیٹل فیلڈ پارک، کئی جنگی میدانوں پر مشتمل ہے۔

ورجینیا بیچ ، وی اے

ورجینیا بیچ ریاست ورجینیا کا سب سے گنجان آباد شہر ہے۔ یہ ریاست کے جنوب مشرق میں بحر اوقیانوس کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ ایک آزاد شہر ہے اور کسی کاؤنٹی کا حصہ نہیں۔ امریکہ پہنچنے والے پہلے انگریز آبادکار 29 اپریل 1607 کو ورجینیا بیچ کے پاس کیپ ہنری کے مقام پر اترے تھے۔ ان کی قیادت کیپٹن کرسٹوفر نیوپورٹ اور ایک باغی سوچ رکھنے والے شخص جان اسمتھ کر رہے تھے۔ جان اسمتھ اپنے نوآبادکار ساتھیوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے بال بال بچا تھا۔ نیوپورٹ اور اسمتھ نئی بستی جیمز ٹاؤن پر کنٹرول

in 1781. During the Civil War, Richmond was the capital of the Confederacy and the constant objective of Union forces. The city was seriously threatened in the Peninsular campaign (1862), when it was saved by the Seven Days battles; in the Wilderness campaign (1864); and in Grant's campaign of 1864–65 around Petersburg, which culminated in Richmond's fall. Much of the city was burned during the Confederate evacuation, Apr. 3, 1865. Richmond National Battlefield Park (see National Parks and Monuments, table) includes several of the battlefields.

Virginia Beach, Va.

Virginia Beach, the most populous city in Virginia, is located in the southeast part of the state on the Atlantic coastline. It is independent and is not part of any county.

The first English settlers to set foot in America landed at Cape Henry at the tip of Virginia Beach on April 29, 1607. They were led by Captain Christopher Newport and a rebellious John Smith, who barely avoided execution at the hands of his fellow colonists. Newport and Smith would battle for control of the new settlement, known as Jamestown, until Smith was forced back to England by the colonists two years later. The first permanent settlement within the city limits was made at Lynnhaven Bay in 1621. Cape Henry became an important port for British merchant ships calling on America, and it was here that the French fleet led by Admiral Comte de Grasse blockaded the British fleet during the American Revolution.

Virginia Beach gained its reputation as a famous vacation resort in the 19th century, following the building of a railroad connecting its oceanfront with Norfolk and the construction of its first hotel in 1883. Virginia Beach was incorporated as a town in 1906 and as a city in 1952. In 1963, Princess Anne County and Virginia Beach merged.

Tourism is a mainstay of the economy; more than 3 million people visit Virginia Beach each year. Virginia Beach's economy is also supported by four military bases and diverse industries, including agriculture, computer software, engineering, and technical services.

Mount Vernon

Mount Vernon, NE Va., overlooking the Potomac River near Alexandria, S of Washington, D.C.; home of George Washington from 1747 until his death in 1799. The land was patented in 1674, and the house was built in 1743 by Lawrence Washington, George Washington's half brother. Mount Vernon was named for Admiral Edward Vernon, Lawrence's commander in the British navy. George Washington inherited it

حاصل کرنے کے لئے لڑتے رہے، تاہم دوسال بعد نوآبادکاروں نے اسمتھ کو انگلینڈ واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ شہر کی حدود کے اندر پہلی مستقل بستی 1621 میں لائن ہیون بے میں قائم ہوئی تھی۔ کیپ ہنری امریکہ آنے والے برطانوی تجارتی جہازوں کے لئے ایک اہم بندرگاہ کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ وہی مقام ہے، جہاں امریکی انقلاب کے دوران فرانسیسی بحری بیڑے نے ایڈمرل Comte de Grasse کی قیادت میں برطانوی بحری بیڑے کی ناکہ بندی کی تھی۔

ورجینیا بیچ نے 19ویں صدی میں اس وقت تعطیلات گزارنے والوں کے لئے ایک تفریحی مقام کی حیثیت حاصل کر لی، جب ساحل سے نورفوک تک ریلوے لائن بچھائی گئی اور 1883 میں یہاں پہلا ہوٹل تعمیر ہوا۔ ورجینیا بیچ کو 1906 میں قصبے کا اور 1952 میں شہر کا درجہ دے دیا گیا۔ 1963 میں پرنسس این کاؤنٹی اور ورجینیا بیچ کو مدغم کر دیا گیا۔

یہاں کی معیشت کا دارومدار زیادہ تر سیاحت پر ہے۔ ہر سال 3 ملین سے زیادہ سیاح ورجینیا بیچ آتے ہیں۔ ورجینیا بیچ کی معیشت کو 4 فوجی اڈوں اور مختلف صنعتوں سے بھی

(AP Photo)

Mansion House at Mount Vernon, Virginia, the plantation home of the first President of the United States, George Washington.

ماؤنٹ ورنن میں واقع پہلے امریکی صدر جارج واشنگٹن کے فارم ہاؤس مینشن ہاؤس کے پائیں باغ کی تصویر

فائدہ پہنچتا ہے، جن میں زراعت، کمپیوٹر سافٹ ویئر، انجینیئرنگ اور ٹیکنیکل سروسز کے شعبے شامل ہیں۔

ماؤنٹ ورنن

ماؤنٹ ورنن ورجینیا کے شمال مشرق میں اور واشنگٹن ڈی سی کے جنوب میں الیگزینڈریا کے قریب دریائے پوٹومیک کے پاس واقع ہے۔ یہ جارج واشنگٹن کا گھر تھا، جہاں وہ 1747 سے لے کر 1799 میں اپنی وفات تک رہائش پذیر رہے۔ 1674 میں اس زمین کا حق ملکیت منظور ہوا تھا اور یہاں جارج واشنگٹن کے سوتیلے بھائی لارینس واشنگٹن نے 1743 میں مکان تعمیر کیا۔ ماؤنٹ ورنن کا نام ایڈمرل ایڈورڈ ورنن کے نام پر رکھا گیا، جو برطانوی بحریہ میں لارینس کے کمانڈر تھے۔ جارج واشنگٹن کو 1754 میں یہ مکان ورثے میں ملا۔ انھوں نے اس میں توسیع کا کام بھی شروع کرایا تھا، جو انقلاب کے بعد کہیں جا کر مکمل ہوا۔ جارجیئن ڈیزائن کی یہ حویلی لکڑی کا ڈھانچہ ہے۔ یہ ڈھائی

in 1754 and made additions that were not completed until after the Revolution. The mansion is a wooden structure of Georgian design, two and one-half stories high, with a broad, columned portico; wide lawns, fine gardens, and subsidiary buildings surround it. The mansion has been restored, after Washington's detailed notes, with much of the original furniture, family relics, and duplicate pieces of the period. The estate was purchased in 1860 by the Mount Vernon Ladies' Association (organized 1856), its permanent custodian. In the tomb (built 1831–37) are the sarcophagi of George and Martha Washington and the bodies of other members of the family.

(AP Photo)

Monticello

Monticello estate, 640 acres (259 hectares), central Va., near Charlottesville; home of Thomas Jefferson for 56 years. The mansion, which he designed, was begun in 1770 on property inherited from his father. The building materials—stone, brick, lumber, and nails—were prepared on the estate, and most of the construction work was carried out by Jefferson's artisan slaves. By 1772, when Jefferson took his bride there to live, part of the house was ready for occupancy; for many years afterward, he added to the building. The house is one of the earliest examples of the American classic revival. Not long after Jefferson's death, his daughter, unable to maintain the property, sold it, retaining only the family burial plot in which Jefferson is interred. Monticello was later bought by Uriah P. Levy, a naval officer, who bequeathed it to "the people of the United States"; but his heirs successfully contested the will.

منزلہ عمارت ہے، جس کے سامنے کے حصے میں چوڑا ستونوں والا ایوان ہے۔ عمارت کے وسیع لان ہیں، خوبصورت باغات ہیں اور اردگرد ذیلی عمارتیں ہیں۔ واشنگٹن کے تفصیلی مسودات کی مدد سے اس حویلی کی مرمت کرکے اسے بحال کیا جاچکا ہے اور اس میں بیشتر اصل فرنیچر، خاندان کی اصل یادگار اشیا اور بعض اشیا کے نمونے رکھے گئے ہیں۔ یہ حویلی 1860 میں ماؤنٹ ورنن لیڈیز ایسوسی ایشن (قائم شدہ 1856) نے خرید لی تھی، جو اس کی مستقل نگران ہے۔ یہاں کے مقبرے میں، جو 37-1831 میں تعمیر ہوا، جارج اور مارتھا واشنگٹن کے تابوت اور خاندان کے دوسرے افراد کے جسد خاکی دفن ہیں۔

مونٹی چیلو

مونٹی چیلو کی حویلی 640 ایکڑ (259 ہیکٹر) پر مشتمل ہے، جو شارلٹسویل کے قریب وسطی ورجینیا میں ہے۔ یہاں تھامس جیفرسن نے 56 سال تک زندگی گزاری۔ یہ حویلی جیفرسن نے ہی ڈیزائن کی تھی۔ انھوں نے اس کی تعمیر 1770 میں اُس زمین پر شروع کی، جو انھیں والد سے ورثے میں ملی تھی۔ اس عمارت کا مواد پتھر، اینٹیں، شہتیر، کیلیں وغیرہ اسی جگہ پر ہی تیار کیا گیا تھا اور زیادہ تر تعمیراتی کام جیفرسن کے غلام مزدوروں نے کیا تھا۔ 1772 میں جب جیفرسن اپنی دلہن کو یہاں لائے تو اس وقت اس مکان کا کچھ حصہ رہائش کے لئے مکمل ہو چکا تھا۔ کئی سال بعد اس میں توسیع ہوئی۔ یہ حویلی روایتی امریکی فن تعمیر کے احیاء کی اولین مثال ہے۔ جیفرسن کے انتقال کے تھوڑے عرصے بعد ان کی بیٹی نے، جو حویلی کی دیکھ بھال نہیں کرسکتی تھیں، اسے بیچ دیا، البتہ خاندانی قبرستان اپنی ملکیت میں رکھا، جہاں جیفرسن بھی دفن ہیں۔

مونٹی چیلو کو بعد میں ایک نیول آفیسر Uriah P. Levy نے خرید لیا تھا جس نے اپنی وصیت میں اسے ''امریکی عوام کا ورثہ'' قرار دیا تھا لیکن اس کے وارثوں نے مقدمہ کرکے اس کی ملکیت حاصل کرلی۔ 1879 میں اس حویلی کی مکمل ملکیت جیفرسن ایم لیری کے پاس تھی۔ اس نے 1923 میں اسے تھامس جیفرسن میموریل فاؤنڈیشن کے ہاتھ فروخت کردیا۔ 1926 میں اسے ایک قومی یادگار قرار دے دیا گیا اور اگلے 30 سال کے دوران اس کی بڑے پیمانے پر تزئین و مرمت کی گئی۔ 1954 میں اسے عام لوگوں کیلئے کھول دیا گیا۔

سٹریٹفرڈ

سٹریٹفرڈ لی خاندان کا گھر ہے۔ یہ دریائے پوٹومیک کے قریب ورجینیا کے مشرق اور فریڈرکس برگ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اسے 1935 میں قومی یادگار قرار دے دیا گیا تھا۔ یہ زمین تھامس لی نے 1716 میں خریدی تھی۔ اس نے یہاں 30-1729 میں سٹریٹفرڈ ہال کے نام سے حویلی تعمیر کرائی۔ یہ رچرڈ ہنری لی اور فرانسس ایل لی کی جائے پیدائش، ہنری لی کی جائے رہائش اور اس کے بیٹے رابرٹ ای لی کی جائے پیدائش ہے۔ یہاں پر امریکی خانہ جنگی سے پہلے کے دور کے کام کاج کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں، مثلاً سُوت کاتنے اور بُننے کا کام اور ہیم کے گوشت اور دوسری خوراک کی تیاری۔

By 1879, Jefferson M. Levy was in full ownership, but he sold Monticello in 1923 to the Thomas Jefferson Memorial Foundation. Dedicated as a national shrine in 1926, and extensively renovated during the next 30 years, the estate was opened to the public in 1954.

Stratford

Stratford, home of the Lee family, overlooking the Potomac River, E Va., SE of Fredericksburg. A national shrine dedicated in 1935, the site was purchased in 1716 by Thomas Lee, who built the mansion Stratford Hall in 1729–30. It was the birthplace of Richard Henry Lee and Francis L. Lee, the home of Henry Lee, and the birthplace of his son Robert E. Lee. At the site the activities of an antebellum plantation are carried on—spinning, weaving, curing hams, and grinding meal.

Williamsburg

Williamsburg, historic city (1990 pop. 11,530), seat of James City co., SE Va., on a peninsula between the James and York rivers; settled 1632 as Middle Plantation, laid out and renamed 1699, inc. 1722. It is a popular tourist attraction and is also important as the seat (since 1693) of The College of William and Mary. Electrical goods and metal, paper, and plastic products are manufactured; Eastern State Hospital (1773) also contributes to the economy.

Williamsburg became the temporary capital after the burning of Jamestown (1676) during Bacon's Rebellion, then served as capital of Virginia from 1699 to 1779. It was the scene of important conventions during the movement for American independence, but it declined after the capital was moved (1779) to Richmond. In the Peninsular campaign of the Civil War a rearguard action was fought there (May 5, 1862) between retreating Confederates and McClellan's forces.

In 1926, with the financial support of John D. Rockefeller, Jr., a large-scale restoration of the city was begun; 700 buildings were removed, 83 were renovated, and 413 were rebuilt on their original sites. Williamsburg has had its colonial appearance recreated, with green formal gardens and many craft shops where revived trades are practiced. Among the historic structures are the colonial capitol (reconstructed); Raleigh Tavern (reconstructed), rendezvous of Revolutionary patriots; the courthouse of 1770; the Bruton Parish Church (1710–15); the governor's palace (reconstructed); the public gaol; and the magazine. The Abby Aldrich Rockefeller museum houses a noted folk art collection. The Colonial Parkway passes through Williamsburg, connecting it with the Jamestown and Yorktown sections of Colonial National Historical Park.

ولیمز برگ

ولیمز برگ کا تاریخی شہر (جس کی آبادی 1990 میں 11,530 تھی)، جو جیمز سٹی کمپنی کا ہیڈ کوارٹرز بھی ہے، ورجینیا کے جنوب مشرق میں دریائے جیمز اور دریائے یارک کے درمیان ایک جزیرہ نما علاقے میں واقع ہے۔ اسے 1632 میں مڈل پلانٹیشن کے نام سے آباد کیا گیا تھا تاہم 1699 میں اس کا نام تبدیل کر کے ولیمز برگ رکھا گیا اور 1722 میں اسے شہر کا درجہ دے دیا گیا۔ یہ سیاحوں کی دلچسپی کا مقام ہے۔ یہاں کالج آف ولیم اینڈ میری بھی موجود ہے، جو 1693 میں قائم ہوا تھا۔ یہاں بجلی، دھات، کاغذ اور پلاسٹک کا سامان تیار ہوتا ہے۔ یہاں کا ایسٹرن اسٹیٹ ہسپتال بھی (جو 1773 میں قائم ہوا تھا) شہر کی معیشت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

بیکن کی بغاوت کے دوران (1676 میں) جب جیمز ٹاؤن کو آگ لگا دی گئی تھی تو ولیمز برگ کو عارضی طور پر دارالحکومت قرار دے دیا گیا تھا۔ یہ شہر 1699 سے 1779 تک

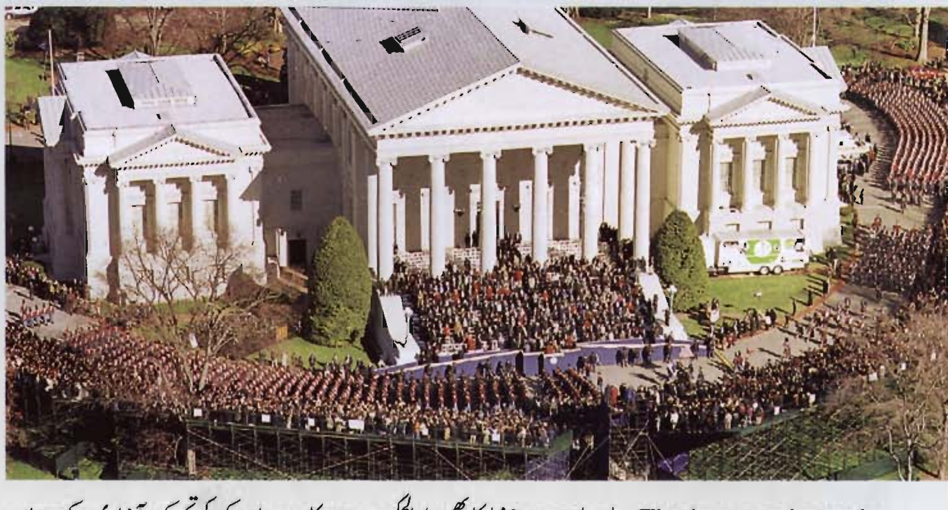

ریاست ورجینیا کا بھی دارالحکومت رہ چکا ہے۔ امریکہ کی تحریک آزادی کے دوران یہاں کئی اہم اجلاس منعقد ہوئے، تاہم جب (1779 میں) دارالحکومت کو رچمنڈ منتقل کر دیا گیا تو اس شہر کی اہمیت کم ہو گئی۔ خانہ جنگی کے دوران یہاں 5 مئی 1862 کو پسپا ہونے والی کنفیڈریٹ فوجوں اور میک کلیلن کی فوجوں کے درمیان لڑائی ہوئی تھی۔

1926 میں جان ڈی راکفیلر جونیئر کی مالی مدد سے اس شہر کی بڑے پیمانے پر بحالی کا کام شروع ہوا۔ اس مقصد کے لئے 700 عمارتوں کو گرایا گیا، 83 کی مرمت کی گئی اور 413 عمارتوں کو ان کی اصل جگہ پر دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ ولیمز برگ کا نوآبادیاتی تشخص بحال کیا گیا ہے اور سرسبز روایتی باغات اور بہت سی دستکاری کی دکانیں قائم کی گئی ہیں، جس سے روایتی پیشے بحال ہوئے ہیں۔ شہر کی تاریخی عمارات میں کالونیئل کیپٹول (دوبارہ تعمیر شدہ)، ریلے ٹیورن (دوبارہ تعمیر شدہ)، انقلابی محبان وطن کے اجتماعات کا مقام، 1770 کی کچہری، (15-1710 میں تعمیر کردہ) بُرٹن پیرش چرچ، گورنر کا محل (دوبارہ تعمیر شدہ)، پبلک جیل اور میگزین وغیرہ شامل ہیں۔ ایبے ایلڈرچ راکفیلر میوزیم میں روایتی دستکاریوں کے نمونے موجود ہیں۔ کالونیئل پارک وے ولیمز برگ سے گزرتا ہے اور اِسے کالونیئل نیشنل ہسٹاریکل پارک کے جیمز ٹاؤن اور یارک ٹاؤن حصوں سے ملاتا ہے۔

The inaugural parade in Richmond, Va., in this Jan. 12, 2002 file photo, at the south portico of the State Capitol.
(AP Photo/Richmond Times-Dispatch, Bruce Parker, File)

اسٹیٹ کیپیٹل کی جنوبی غلام گردش میں 12 جنوری 2002 کو ہونے والی افتتاحی پریڈ کا ایک منظر۔

one Success at a time

Helping the People of Pakistan one community at a time

کامیابی کی داستان

ایک معاشرے کی صورت میں پاکستانی عوام کی ایک ہی وقت میں مدد کرنا

Thanks to USAID-sponsored health awareness training, mothers in villages across Pakistan are delivering healthy babies like this one.

یوایس ایڈ کی مدد سے چلنے والے شعور و آگہی کے تربیتی پروگرام کی بدولت پاکستان کے دیہات میں مائیں صحتمند بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔

Like most other people living in the village of Qureshi Wala in central Pakistan, Haji Muhammad Ramzan respects traditional beliefs and is resistant to change. One such belief is that pregnancy is a natural process, so there is no need for women to have prenatal care.

Haji Muhammad's daughter-in-law Shahiba Bibi wasn't so sure about that. Her first baby

وسطی پاکستان کے گاؤں 'قریشی والا' کے دوسرے بہت سے رہائشیوں کی طرح حاجی محمد رمضان بھی روایتی سوچ رکھتا تھا اور اپنی سوچ میں کسی قسم کی تبدیلی لانے پر تیار نہیں تھا۔ اسی طرح کی ایک روایتی سوچ یہ ہے کہ حمل ایک قدرتی عمل ہے اور اس کے لئے عورت کو بچے کی پیدائش سے پہلے کسی قسم کی احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی۔

حاجی محمد رمضان کی بہو شاہدہ بی بی کا خیال اس سے مختلف تھا۔ وجہ یہ تھی کہ اس کا پہلا بچہ

Changing Attitudes for Safe Motherhood

U.S. project builds awareness through village-based training

محفوظ زچگی کے لئے سوچ میں تبدیلی

امریکہ کا منصوبہ جو دیہی علاقوں میں زچہ و بچہ کی صحت کے بارے میں شعور پیدا کر رہا ہے

died shortly after birth from respiratory problems, and now pregnant with her second child, she wanted to see a doctor for a checkup. With her husband working abroad, she approached her father-in-law for permission, but he stubbornly refused.

"After losing my first baby, I worried that there was something I could have done differently while I was pregnant," Shahiba said. "This time, I knew it was important to see a doctor."

Taking a different approach, Shahiba asked Haji Muhammad to accompany her to a community health education session sponsored by a USAID-funded health project.

During the session, trainers explained the importance of prenatal checkups, including tetanus vaccination, general health, hygiene and nutrition; and danger signs and precautionary measures to take during pregnancy.

After the course, Haji Muhammad decided that Shahida be allowed to visit a woman doctor, and took her to a local hospital for a prenatal checkup. During the visit, the doctor discovered the baby was incorrectly positioned, which would make the delivery impossible to manage at home. On the doctor's advice, Shahida delivered a healthy baby boy at a local hospital.

"The session really opened my eyes," Haji Muhammad said. "A short visit to the doctor alerted us to a situation where my daughter-in-law could have died. Now I have a healthy grandson."

Since the training, members of the Qureshi Wala community – as well as more than 250 others in Pakistan – have been participating in screening programs and pre- and post-natal care at camps run by health volunteers under guidelines outlined by project staff.

Awareness building sessions have also helped dispel myths about tetanus vaccinations, explaining their importance, especially for pregnant women.

USAID
FROM THE AMERICAN PEOPLE

سانس کی تکلیف کی وجہ سے پیدائش کے تھوڑی دیر بعد فوت ہوگیا تھا۔ اب وہ پھر اُمید سے تھی اور چاہتی تھی کہ ڈاکٹر سے طبی معائنہ کرایا جائے۔ چونکہ اس کا خاوند بیرونِ ملک تھا، اس لئے اس نے ڈاکٹر کے پاس جانے کے لئے اپنے سسر سے اجازت مانگی لیکن اس نے سختی سے منع کر دیا۔

شاہدہ بی بی بتاتی ہیں: ''اپنا پہلا بچہ ضائع ہونے کے بعد میں سوچتی تھی کہ اگر میں نے حمل کے دوران احتیاط سے کام لیا ہوتا تو شاید یہ صدمہ برداشت نہ کرنا پڑتا۔ دوسرے حمل پر میں نے سوچا کہ ڈاکٹر سے مشورہ ضروری ہے''۔

اب شاہدہ نے ایک مختلف سوچ استعمال کرتے ہوئے اپنے سسر سے کہا کہ آپ مجھے حفظان صحت کے اُس تربیتی کورس میں شرکت کے لئے لے چلیں، جس کا اہتمام یو ایس ایڈ کی مدد سے ایک ہیلتھ پروجیکٹ کے تحت کیا گیا تھا۔

اس تربیتی کورس میں تربیت دینے والوں نے زچگی سے پہلے حاملہ خواتین کے طبی معائنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی جس میں تشنج کے ٹیکے لگوانا، عمومی صحت کا خیال رکھنا، غذا کی اہمیت سے آگاہ کرنا، خطرناک علامات پر نظر رکھنا اور حمل کے دوران احتیاطی اقدامات اختیار کرنا شامل تھا۔

اس کورس کے بعد حاجی محمد رمضان نے فیصلہ کیا کہ شاہدہ کو لیڈی ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہئے۔ چنانچہ وہ اسے ایک مقامی ہسپتال میں طبی معائنے کے لئے لے گیا۔ وہاں ڈاکٹر نے بتایا کہ بچے کی پوزیشن درست نہیں اور اگر بچے کی پیدائش گھر پر ہوئی تو بہت خطرناک صورتحال پیدا ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر کے مشورے پر شاہدہ بی بی کو بچے کی پیدائش کے لئے مقامی ہسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں اس کے ہاں ایک صحتمند بچہ پیدا ہوا۔

حاجی محمد رمضان کہتے ہیں: '' اس تربیتی کورس نے سچ مچ میری آنکھیں کھول دیں۔ ڈاکٹر کے پاس تھوڑی دیر کے لئے جانے سے ہمیں اُس خطرناک صورتحال کا علم ہوگیا، جو میری بہو کی موت کا سبب بن سکتا تھا۔ مفید مشورے کے نتیجے میں مجھے ایک صحتمند پوتا ملا ہے۔''

قریشی والا گاؤں اور پاکستان کے اس طرح کے دوسرے 250 سے زیادہ مقامات کے لوگ حاملہ خواتین کے طبی معائنے اور بچے کی پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد کے حفاظتی اقدامات کے تربیتی کیمپوں میں شرکت کر رہے ہیں۔ یہ تربیتی کیمپ صحت کے رضا کار کارکن چلا رہے ہیں اور ان کی رہنمائی پروجیکٹ کا اسٹاف کر رہا ہے۔

تربیتی کورسوں سے تشنج کے ٹیکوں کے بارے میں غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں اور خاص طور پر حاملہ خواتین کے لئے ان ٹیکوں کی اہمیت واضح کرنے میں بہت مدد مل رہی ہے۔

Book of the Month منتخب کتاب

Highlighting books found in the IRC's and Lincoln Corners around Pakistan

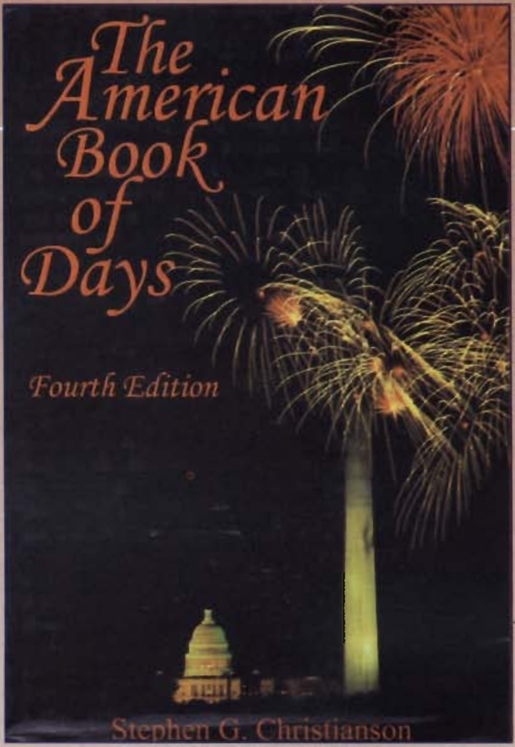

Title:

American Book of Days

Author:

Stephen G. Christianson

Publisher:

H. W. Wilson (2000), Edition: 4 Sub, Hardcover, 945 pages. ISBN 0824209540

Description:

This title contains the description of days by month, with each chapter offering an introduction that covers the derivation of the month's name and its significance throughout history. This is followed by a day-by-day survey of important anniversaries, celebrations, and movable feasts. Generally, there are at least two events listed for each day, for a total of more than 1,000 entries. Treatment ranges in length from one-half, for the founding of the Boy Scouts of America, to almost four pages, for the beginning of the Civil War. New events added since the third edition include the explosion of Space Shuttle Challenger, the beginning of Operation Desert Storm, the birthdays of Hillary Rodham Clinton and Bill Gates, the attack on the Branch Davidian Compound in Waco, Texas, and the bombing of the Alfred P. Murrah Federal Building in Oklahoma City (both of which occurred on April 19). Some entries have been updated. New appendixes contain the texts of documents such as the Constitution and the Declaration of Independence; other appendixes cover the days of the week, the signs of the zodiac, and more.

The emphasis in this edition is given to "the admission of new states to the Union, the birthdays of all American presidents, and the birthdays of chief justices of the Supreme Court." This is one of those reference sources that has been with us for a long time (it was first published in 1937) and has grown into an idiosyncratic mixture--the 1828 duel between John Randolph and Henry Clay shares a page with the 1994 death of Kurt Cobain; Captain Kidd's hanging is given as much space as John F. Kennedy's assassination.

Many of the same events are documented in the revised edition of Gross' This Day in American History, which is also arranged month by month and then day by day. This resource had its beginnings when Gross was a radio news writer and looked for a historical item to include in each day's newscast. The previous edition was published in 1990, and events occurring since 1989 have been added for the revision. The index cites dates instead of page numbers, making it easy to locate specific items on a page.

میگزین کے اس حصے میں پاکستان بھر میں آئی آر سیز اور لنکن کارنرز میں موجود کتابوں کو اجاگر کیا جاتا ہے

موضوع:

امریکی واقعات کی کتاب

مصنف:

سٹیفن جی کرسٹینس

ناشر:

ایچ ڈبلیو ولسن (2000) ایڈیشن: 4 ذیلی، مجلد، 945 صفحات، ISBN 0824209540

تبصرہ:

اس کتاب میں روزمرہ واقعات کی مہینے وار تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اس کے ہر باب کے ابتدائیے میں بتایا گیا ہے کہ ان واقعات سے مہینوں کے نام کس طرح اخذ کئے گئے اور ملکی تاریخ میں ان کی کیا اہمیت ہے۔ کتاب میں اہم برسیوں، تقریبات اور ضیافتوں کا روزمرہ کی بنیاد پر خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ عمومی طور پر ہر دن کے کم از کم دو واقعات کا تذکرہ ملتا ہے اور ان کی کل تعداد 1,000 سے زیادہ ہے۔ یہ واقعات امریکی بوائے سکاوٹس کے قیام کے ڈیڑھ صفحات سے لیکر خانہ جنگی کے آغاز کے چار صفحات تک بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب کے تیسرے ایڈیشن میں خلائی جہاز چیلنجر کے فضا میں پھٹ جانے، آپریشن ڈیزرٹ سٹورم کے آغاز، ہیلری روڈھم کلنٹن اور بل گیٹس کے یوم پیدائش، ویکو، ٹیکساس کے برانچ ڈیویڈین کمپاؤنڈ پر حملے اور اوکلاہاماسٹی میں الفریڈ پی مراہ فیڈرل بلڈنگ میں بم دھماکے (یہ دونوں واقعات 19 نومبر کو رونما ہوئے) جیسے واقعات شامل کئے گئے ہیں۔ بعض واقعات کو جدید بنایا گیا ہے۔ نئے ضمیموں میں آئین اور اعلان آزادی جیسی دستاویزات کا متن شامل کیا گیا ہے جبکہ دوسرے ضمیمے ہفتے کے دنوں، زائچوں اور دیگر باتوں پر مشتمل ہیں۔

اس ایڈیشن میں "یونین میں نئی ریاستوں کی شمولیت" اور امریکی صدور اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹسز کے یوم پیدائش پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ یہ کتاب ان حوالہ جاتی ماخذ میں شامل ہے جو طویل عرصے سے (یہ پہلی بار 1937 میں شائع ہوئی تھی) ہمیں دستیاب ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ کتاب منفرد واقعات کا بہترین مرقع بن گئی۔ اگر اس کتاب میں 1828 میں جان رینڈلف اور ہینری کلے کی لڑائی اور 1994 میں کرٹ کوبائین کی موت کا حوالہ دیا گیا تو اس میں کیپٹن کڈز کی پھانسی اور جان ایف کینیڈی کے قتل کے واقعات کو بھی جگہ دی گئی ہے۔

اسی طرح کے بہت سے واقعات گراس کے نظر ثانی شدہ ایڈیشن "دس ڈے ان امیریکن ہسٹری" میں شامل کئے گئے ہیں اور انہیں بھی مہینے اور دن وار انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ معلومات کے اس ذخیرے پر کام کا آغاز اس وقت ہو گیا تھا جب گراس ریڈیو پر نیوز رائٹر تھے اور روزمرہ کی خبروں میں تاریخی واقعات شامل کرنے کی کوششوں میں لگے رہتے تھے۔ کتاب کا سابقہ ایڈیشن 1990 میں شائع ہوا تھا اور 1989 سے رونما ہونے والے واقعات اس میں نظر ثانی کیلئے پیش کئے گئے ہیں۔ کتاب کی فہرست میں صفحات کے نمبروں کی بجائے تاریخیں درج کی گئی ہیں جس سے کسی بھی صفحے پر کوئی واقعہ تلاش کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

Ask the Consul

قونصل سے پوچھئے

"Your chance to ask the Consul General at the US Embassy, Islamabad your visa related questions"

آپ امریکی سفارتخانہ اسلام آباد کے قونصل جنرل سے ویزا سے متعلق سوالات پوچھ سکتے ہیں

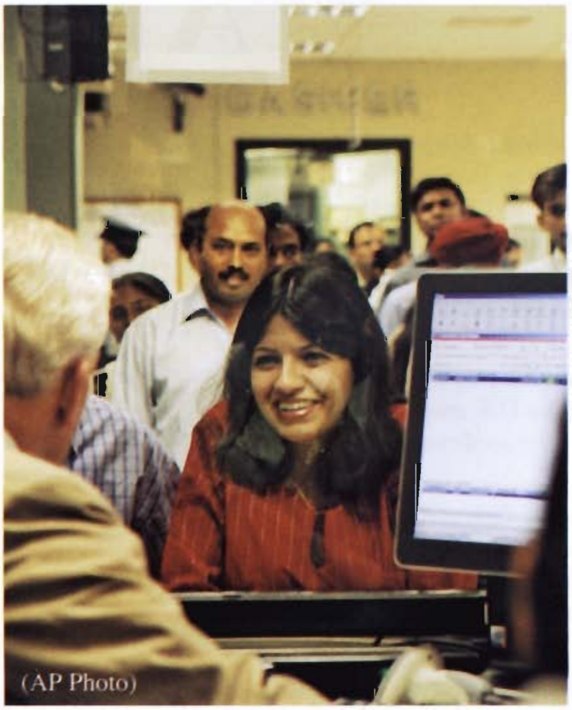

(AP Photo)

Q: Who may apply for visas at the U.S. Consulate in Karachi?

A: Businessmen/women who are residents of or based in Karachi can apply for business visas at the U.S. Consulate in Karachi. Businessmen/women from outside the greater Karachi metropolitan area (but within Sindh and Balochistan) may be interviewed in Karachi only if they apply through the American Express Karachi Office. Alternatively, they may continue to be interviewed in Islamabad. We encourage travelers to apply at least three months prior to their intended date of travel. When seeking an appointment, applicants must provide supporting documentation, e.g. a letter, an e-mail or any other confirmation that he/she is traveling primarily for business purposes.

Q: I want to travel to the U.S. for business and my spouse would like to accompany me. Can we both apply in Karachi?

A: Only the businessman/woman can apply for a visa in Karachi; currently family members accompanying a businessman/woman will not be able to apply in Karachi. Once the Consulate moves into its new facility in 2010, full nonimmigrant visa services will be available at the Consulate. Until then, ALL non-Business visa applicants must continue to apply at the American Embassy in Islamabad.

Q: What are the standards for getting a U.S. non-immigrant visa? How can I qualify?

A: Under the U.S. law, an applicant for a tourist or business B1 or B2 visitor's visa must be able to demonstrate a credible reason for traveling to the U.S. and must be able to demonstrate that they will return to Pakistan at the end of their temporary trip to the U.S. An applicant for an F1 student visa or J1 exchange visitor visa must also demonstrate this as well as demonstrate their qualifications as a full time student and

سوال: کراچی کے امریکی قونصل خانے میں ویزا کیلئے کون درخواست دے سکتا ہے؟

جواب: کراچی کے رہائشی یا وہاں مقیم تاجر مرد وخواتین، کراچی کے امریکی قونصل خانے میں بزنس ویزا کیلئے درخواست دے سکتے ہیں۔ کراچی کے شہری علاقے سے باہر کے (لیکن ان کا تعلق سندھ اور بلوچستان سے ہو) تاجر مردوخواتین کا بھی کراچی میں انٹرویو کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ انہوں نے امریکن ایکسپریس کے کراچی دفتر کے ذریعے درخواست بھیجی ہو۔ متبادل طریقہ کار کے تحت اسلام آباد میں ان سے انٹرویو لینے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ امریکہ جانے کے خواہشمند افراد کو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ اپنی روانگی کی مجوزہ تاریخ سے کم ازکم تین ماہ پہلے درخواست بھیجیں۔ انٹرویو کی تاریخ حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ درخواست دہندہ ضمنی دستاویزات مثلاً کوئی خط، ای میل ایڈریس یا اس بات کی تصدیق کیلئے کوئی دستاویز بھیجے کہ وہ بنیادی طور پر تجارتی مقاصد کیلئے امریکہ جانا چاہتا/چاہتی ہے۔

سوال: میں تجارتی مقاصد کیلئے امریکہ جانا چاہتا ہوں اور میری بیوی بھی میرے ساتھ جانے کی خواہاں ہے۔ کیا ہم دونوں کراچی میں درخواست دے سکتے ہیں؟

جواب: کراچی میں صرف تاجر مردوخواتین ویزا کیلئے درخواست دے سکتے ہیں۔ فی الحال تاجر مرد/خواتین کے اہل خانہ کراچی میں درخواست جمع نہیں کراسکتے۔ 2010 میں نئی عمارت میں قونصل خانے کی منتقلی کے بعد وہاں نان امیگرنٹ ویزا کی مکمل سروسز دستیاب ہوں گی۔ اُس وقت تک نان امیگرنٹ ویزے کے خواہشمند افراد کو چاہیئے کہ وہ اسلام آباد میں امریکہ کے سفارتخانے کو درخواست بھیجیں۔

سوال: امریکی نان امیگرنٹ ویزا حاصل کرنے کے تقاضے کیا ہیں؟ میں ان کے معیار پر کیسے پورا اتر سکتا ہوں؟

جواب: امریکی قانون کے تحت سیاحتی یا تجارتی ویزا B1 اور وزیٹر ویزا B2 کیلئے درخواست دہندہ کو امریکہ جانے کیلئے ٹھوس وجوہات پیش کرنی چاہیئں اور یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ امریکہ میں اپنے عارضی قیام کی مدت ختم ہونے کے بعد پاکستان واپس لوٹ آئیں گے۔ F1 سٹوڈنٹ ویزا یا J1 تبادلے کے ویزیٹر ویزا کے درخواست دہندہ کو بھی یہ تقاضے پورے کرنے کے علاوہ کل وقتی طالب علم کی حیثیت سے حاصل کی گئی اپنی تعلیمی اسناد اور امریکہ میں

Ask the Consul

قونصل سے پوچھئے

ability to pay for their course of study.

There is no formula or checklist for qualifying. Successful applicants are usually able to show that they have strong ties to Pakistan, such as work, family and/or social ties. It is important to note however that a visa officer will look at an applicant's entire situation in determining qualifications for a visa and that no single thing will guarantee that an applicant will be found to be qualified.

No one else can establish your qualifications for a visa. While family and friends, both in Pakistan and the U.S. may offer to guarantee your tourist intent, only you, the applicant, can qualify.

The standards for petition-based H, E and L visas are more detailed and different from those described above. Applicants for these types of visas should review the requirements at the State Department website at http://travel.state.gov/visa/temp/types/types_1275.html

More information on all of the different categories of non-immigrant visas can be found at the Department of State website at: http://travel.state.gov/visa/temp/types/types_1286.html

Q: How can I find out how long I am authorized to stay in the U.S.?

A: A visa does not guarantee entry into the United States, but allows a foreign citizen coming from abroad, to travel to the United States port of entry and request permission to enter the U.S. The Department of Homeland Security, U.S. Customs and Border Protection (CBP) officials have authority to permit or deny admission to the United States, and determine how long a traveler may stay. At the port of entry, upon granting entry to the U.S., the Department of Homeland Security, US immigration inspector, provides you a small white card, Form I-94, Arrival-Departure Record in your passport. On this form, the U.S. immigration inspector records either a date or "D/S" (duration of status). If your I-94 contains a specific date, then that is the date by which you must leave the United States. Your Form I-94 is a very important document to keep in your passport, since it shows your permission to be in the U.S.

اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کی مالی حیثیت ظاہر کرنی چاہیئے۔

اس معیار پر پورا اترنے کا کوئی فارمولا یا جانچ پڑتال کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ کامیاب درخواست دہندہ عام طور پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کام، خاندانی تعلق اور/ یا سماجی ربط کے لحاظ سے پاکستان سے ان کا گہرا تعلق ہے۔ تاہم یہ بات اہم ہے کہ ویزا آفیسر درخواست دہندہ کو اہل قرار دینے کیلئے اس کی پوری صورتحال کا جائزہ لیتا ہے اور کسی بھی بات سے یہ ضمانت نہیں دی جاسکتی کہ درخواست دہندہ ویزا کے معیار پر پورا اترے گا/ گی۔

کوئی بھی شخص ویزا کیلئے آپ کی اہلیت کا تعین نہیں کرسکتا۔ پاکستان اور امریکہ میں موجود اہل خانہ اور دوست صرف اس صورت میں درخواست دہندہ کی خواہشات کی تکمیل کی ضمانت دے سکتے ہیں جب وہ ویزے کے معیار پر پورا اترتے ہوں۔

H، E اور L ویزوں کیلئے درخواست کے تقاضے مندرجہ بالا تفصیل سے زیادہ مفصل اور مختلف ہیں۔ ان اقسام کے ویزوں کیلئے درخواست دہندہ کو محکمہ خارجہ کی درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کرنی چاہیئے:

http://travel.state.gov/visa/temp/types/types_1275.html

نان امیگرنٹ ویزے کی ہر طرح کی کیٹیگری کیلئے مزید معلومات محکمہ خارجہ کی ویب سائٹ: http://travel.state.gov/visa/temp/types/types_1286.html سے حاصل کی جاسکتی ہیں

سوال: مجھے یہ کیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ میں امریکہ میں کب تک قیام کرسکتا ہوں؟

جواب: کسی بھی ویزے سے امریکہ میں داخلے کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ تاہم ویزے سے کسی بھی غیر ملکی کو امریکہ کی داخلی سرحد تک سفر کرنے اور امریکہ میں داخلے کیلئے درخواست کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ امریکہ کے داخلی سلامتی، کسٹمز اور سرحدی تحفظ (CBP) کے محکموں کے اہلکاروں کو امریکہ میں داخلے کی اجازت دینے یا انکار کرنے اور اس بات کا تعین کرنے کا اختیار ہوتا ہے کہ ویزا رکھنے والا شخص کب تک امریکہ میں قیام کرسکتا ہے۔ امریکہ میں داخلے کی اجازت ملنے پر داخلی سلامتی کے محکمے کے امیگریشن انسپکٹر، آپ کے پاسپورٹ میں ایک چھوٹا سا سفید کارڈ I-94 رکھ دیتے ہیں جس میں آپ کی آمد اور روانگی کا ریکارڈ درج کیا جاتا ہے۔ اس فارم پر امریکی امیگریشن انسپکٹر تاریخ یا قیام کی مدت کا اندراج کر دیتا ہے۔ اگر آپ کے I-94 فارم پر مخصوص تاریخ درج کی گئی ہو تو وہ امریکہ سے آپ کے جانے کی تاریخ ہوتی ہے۔ فارم I-94 پاسپورٹ میں رکھی جانے والی ایک انتہائی اہم دستاویز ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ امریکہ میں قیام کے مجاز ہیں۔

Videography

ویڈیوگرافی

توانائی اور ماحول:
ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ کو سرسبز کرنا

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=28877353001

امریکہ آنے والے کل کے ماحولیاتی چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے خود کو ڈھال رہا ہے اور اپنی مشہور عمارات جیسا کہ ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ کی تزئین و آرائش کر رہا ہے۔ اس تاریخی عمارت میں توانائی بچانے کیلئے ٹیکنالوجی کو بہتر بنا کر 40 فی صد بچت کرنے کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔

Energy & Environment:
Greening the Empire State Building

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=28877353001

America is adapting to the environmental challenges of tomorrow by renovating even its most iconic building — the Empire State Building. The historic landmark is undergoing a range of energy-saving technology upgrades to make it 40 % more efficient.

Carbon and climate

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=26107286001

Carbon forms different compounds as it moves between the earth, the atmosphere and the oceans. Learn how one carbon compound, the gas carbon dioxide, is released into the atmosphere and contributes to climate change.

کاربن اور آب وہوا

http://www.america.gov/multimedia/video.html?videoId=26107286001

کاربن کرہ ارض، کردوپیش کے ماحول اور سمندروں کے درمیان حرکت کرتے ہوئے مختلف مرکبات بناتی ہے۔ اس ویڈیو میں یہ بتایا گیا ہے کہ کاربن کا ایک مرکب کاربن ڈائی آکسائیڈ کس طرح ماحول میں شامل ہوکر آب وہوا میں تبدیلی کا سبب بنتی ہے۔

In Memoriam

Published by the U.S. Embassy, Islamabad

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، اسلام آباد